Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 5588

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

ربوہ

قیمت فی پرچہ ۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید مُبارک

ادارۂ مصباح کی طرف سے تمام خریدار بہنوں اور بھائیوں کو ہدیہ عید مُبارک قبول ہو۔ دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ سب مومنوں کو حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السّلام کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور عید کی حقیقی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ادارہ

ضروری تصحیح: ۱۵ اگست کے پرچہ میں وصیت نمبر ۱۰۲۳ میں موصی کا اصلی نام نذر محمد ہے۔ نذیر محمد نہیں۔ اسی طرح موصی محمد نسیم ولد خان بہادر محمد حسین صاحب کراچی کا وصیت نمبر ۱۱۵۹ ہے۔ اور محمد علی ولد چوہدری نواب دین صاحب نہیں کا وصیت نمبر ۱۱۳۴۷ ہے۔ متعلقہ احباب نوٹ فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

مصباح ربوہ

مدیرہ امۃ اللہ خورشید

جلد ۲۲/۱ | بابت ماہ تبوک سنہ ۱۳۲۹ ہش مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۹ھ | نمبر ۶

فہرست مضامین

اسلامی پردہ کے متعلق ایک فیصلہ کُن حدیث — حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے	اور ستارے مُسکرا اُٹھے — نسیمہ بنت حافظ غلام محمد صاحب مرحوم
ذکر حبیب — حضرت مفتی محمد صادق صاحب	اقوال زرّیں — محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب
عید کا چاند اور عید کی خوشی — امۃ الرشید صاحبہ	نور اور ظلمت (نظم) — چوہدری رحمت اللہ صاحب
معدنیات ملکی اور قومی ترقی میں کہاں تک ممد ہیں؟ — ممتاز عصمت صاحبہ	حفظانِ صحت (لکچر) — امۃ الرحمٰن صاحبہ
تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات — اہلیہ صاحبہ شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری	مُفید نسخے — سعیدہ بیگم صاحبہ
یہ دولت — زکیہ ناہید صاحبہ سیٹھی سیالکوٹ	نوائے بے نوا — مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب
پھول رانی (۲) — مبارکہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	وڈراپخ راجیکی
	کشیدہ کاری — مسعودہ بیگم صاحبہ
	وصایا

شیخ خورشید احمد صاحب شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

آہ قائدِ اعظم

بانیٔ پاکستان بطلِ حریت قائد اعظم مرحوم کو ہم سے جدا ہوئے دو سال ہو چکے ہیں۔ آپ کی وفات بے شک پاکستان کے لئے ایک جانکاہ صدمہ تھی۔ اور وہ بھی بے وقت۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ قائد اعظم کے ارشادات ہمارے لئے پاکستان کو مضبوط ترین ملک بنانے کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ کا کام دیں گے۔ قائد اعظمؒ جب تک بقیدِ حیات رہے تمام ملک کو ایک سلک میں منسلک رکھا۔ اور کسی فتنہ کو ابھرنے کا موقعہ نہ دیا۔ سرکش عنصر کو پوری طرح معلوم تھا کہ اب اگر ذرا بھی سر اُٹھایا۔ تو فوراً یہ سرزمین پر ہوگا۔ لیکن جونہی آپ نے آنکھیں بند کیں۔ دشمنوں نے گھی کے چراغ جلائے۔ پاکستان کے بدخواہوں نے پھر سر اٹھایا۔ بعض نے "صالحیت" کا چولہ پہن کر لوگوں کو جبّہ و دستار سے مرعوب کرنا چاہا۔ اور پاکستان کی ہمدردی میں آنسو بہانے شروع کئے۔ حالانکہ پہلے یہی لوگ پاکستان کے خلاف ایڑی سے لیکر چوٹی تک زور لگا چکے تھے۔ بعض نے تبلیغی ڈھونگ رچاکر وحدتِ پاکستان میں افتراق و انشقاق کو اپنا مسلک بنایا۔ یہ سب کچھ علی الاعلان ہو رہا ہے۔ لیکن ہم امید کرتے ہیں۔ کہ بہی خواہانِ پاکستان ان لوگوں سے پوری طرح خبردار رہیں گے۔ یہ لوگ دشمن کے ایجنٹ ہیں۔ قائد اعظم مرحوم کا ارشاد "ضبط و نظم اتحاد، یقینِ محکم" ہی ان لوگوں کی پوری طرح سرکوبی کر سکتا ہے ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ کہ وہ قائد اعظم کے اس ارشاد کو ہرگز نہ بھولے۔

" اگر مسلمانوں نے محنت، ایثار، گرمجوشی، مجاہدانہ جدوجہد، دیانتداری، خلوص اور باہمی پیار و محبت سے کام لیا۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ پاکستان مستقبل قریب میں دنیا کا عظیم الشان ملک بن جائے گا۔"

شعبدہ بازی

ہم تو یہی خیال کیا کرتے تھے کہ مداری کے کھیل اور شعبدہ بازی کے کرتب محض سوقی لوگوں کا مشغلہ ہے۔ "مہذب" اور "بڑے لوگوں" کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ اس پیشہ کو اب بہترین تہذیب کے دعویداروں نے بھی اپنا لیا ہے۔ ماہر مداری کچھ اس صفائی سے ہاتھ چلاتا ہے۔ کہ ناظرین کو بعد میں پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ تو ہمیں چل دے گیا ہے۔ یہی کیفیت ان دنوں یو۔ این۔ او نے مسئلہ کشمیر میں بنا رکھی ہے۔ اس کو مداری کے کھیل سے زیادہ اہمیت نہیں دی گئی۔ بار بار کمیشن بھیجکر طفل تسلیوں سے کام لیا جاتا ہے۔ جس ڈگر پر پہلے چل کر ناکامی کا منہ دیکھ چکے تھے۔ اسی ڈگر پر پچھلے عواقب و ناکامی سے پوری طرح خبردار ہوتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ نشستند و گفتند و برخاستند کے سوا کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔ معاملہ کو عمداً طول دیا جاتا ہے ورنہ یُو۔ این۔ او پہلی نشست میں ہی اس کا فیصلہ کر سکتی تھی۔ جیسا کہ اس نے کوریا کے معاملہ میں کیا۔ اگر یو۔ این۔ او کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت اور انصاف سے واسطہ ہوتا۔ تو یہ گتھی کبھی کی سلجھ گئی ہوتی۔ لیکن ایک مداری کو حقیقت سے کیا واسطہ۔ اسے تو لوگوں کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے اور انہیں مسحور کرنے سے غرض ہے۔ سو اس کام میں وہ پوری صفائی دکھا رہی ہے۔ اور اپنے فن کی خوب داد لے رہی ہے۔ یو۔ این۔ او۔ جیسے عالمگیر ادارہ کا وقار اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کے معاملہ میں بھی ویسا ہی تندہی سے کام کرے۔ جیسا کہ اس نے کوریا کے معاملہ میں کیا۔ اگر یہ نہیں۔ تو دُنیا سمجھتی ہے۔ کہ یہ محض شعبدہ بازی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

مدیرہ

ابراہیمی قربانی

عیدالاضحیہ ہر سال ہمارے سامنے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے لوث اور محبت واخلاص سے بھرپور قربانی کی یاد تازہ کر کے ہمیں اپنے خدا تعالیٰ کے حضور بعینہٖ ویسی قربانی کرنے کا سبق دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں بچہ عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ خوش تھے۔ کہ یہ نونہال بڑھاپے میں عصاء پیری ثابت ہوگا۔ کہ خدائی ارشاد ملتا ہے۔ کہ اے ابراہیم تو اپنی بیوی اور بچے کو مکہ کی غیر ذی ذرع وادی میں چھوڑ آؤ۔ آپ حکم خداوندی کو سنکر حضرت ہاجرہؓ اور بچہ کو لے کر ایک ویران ٹیلہ پر چھوڑ آئے۔ جب واپس ہونے لگے۔ تو حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا۔ کہ "آپ ہم کو اس ویران جنگل میں کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں۔ کیا خدا نے ایسا کہا ہے؟" حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گلا رقت سے بھر آیا۔ کوئی جواب نہ دے سکے۔ صرف آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تب حضرت ہاجرہ نے فرمایا۔ "اگر خدا کا ارشاد ہے۔ تو وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا" وقت گذرتا گیا۔ زادِ راہ ختم ہوگیا۔ بچہ پیاس کی شدت سے بے تاب ہو کر ایڑیاں رگڑنے لگا۔ بیکس مامتا ماہی بے آب کی طرح تڑپی۔ اور ٹیلے کے چاروں طرف پانی کی تلاش میں عالم اضطراب میں چکر لگانے لگی۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی۔ "اے ہاجرہ تیری مراد بر آئی"۔ حضرت ہاجرہ اسی گھبراہٹ کی حالت میں بچہ کے پاس آئیں۔ تو کیا دیکھتی ہیں۔ کہ جہاں بچہ نے ایڑیاں رگڑی تھیں۔ وہاں قدرت نے چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اس چشمے کے پانی سے ماں اور بیٹے نے اپنی پیاس بجھائی۔

دن اور رات اسی طرح گذر رہے تھے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کبھی کبھی آکر اپنے بیوی بچے کو دیکھ جاتے تھے اور خوش تھے۔ کہ کچھ دنوں میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پل کر جوان ہوں گے۔ کہ ایک دن حضرت ابراہیم نے خواب دیکھا۔ کہ "میں اپنے ہاتھ سے اسمٰعیل کو خدا کی راہ میں قربان کر رہا ہوں"۔ آپ نے وہی خواب حضرت اسمٰعیل کو سنائی۔ تو حضرت اسمٰعیل نے جواب دیا یا ابت افعل ما تؤمر کہ اے باپ میں راضی ہوں۔ آپ اپنی خواب پوری کریں۔

حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے بالکل تیار تھے۔ ادھر زمین و آسمان حیران تھے۔ کہ باپ پدری شفقت کو بالائے طاق رکھکر صرف خدا کی رضا کی خاطر اپنے عزیز بیٹے، متاعِ حیات اور بڑھاپے کے عصا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ہاتھ سے قربان کرنا چاہتا ہے۔ کہ خدا کی طرف سے حضرت ابراہیم کو پیغام ملا۔ کہ اے ابراہیم ہم نے تیری اور تیرے بیٹے کی قربانی کو قبول کیا۔ اسمٰعیل کو چھوڑ اور اس کی جگہ بکرا قربان کر"

اس قربانی سے ہمیں سبق ملتا ہے۔ کہ

۱ - ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر وقت اپنی عزیز سے عزیز متاع قربان کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔

۲ - والدین کو اپنی اولاد کی تربیت اسی رنگ میں کرنی چاہیئے جس رنگ میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ نے کی بچپن میں ہی بچہ دینی رنگ میں رنگا جائے۔ تا آنے والی نسل بہر صورت بہتر ہو۔

۳ - نیک اولاد والدین کے لئے اللہ تعالیٰ کے بہترین فضل جذب کرنے کا موجب ہو سکتی ہے۔

۴ - حقیقی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ پشت ہا پشت میں اس کا ذکر خیر باقی رکھتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر ہمارا ہر مرد ابراہیم اور ہر عورت ہاجرہ اور ہر بچہ اسمٰعیل بن کر دکھا دے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں وہ زندگی بخشے گا۔ جو قیامت تک باقی رہے گی۔

اعلان

مضمون نگار بہنیں اور بھائی اپنے مضامین ہر ماہ کی یکم تاریخ سے پہلے پہلے ہمیں بھجوا دیا کریں۔ تاکہ پہلی اشاعت میں ہی ان کو جگہ دی جا سکے۔

مدیرہ

ذرا غور تو کریں!

میری عزیز بہنو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے آپ کو ایک مشورہ دیتی ہوں۔ اور بطور مشورہ اپنی رائے کا اظہار کرتی ہوں۔ اور امید کرتی ہوں کہ آپ اس پر ضرور توجہ فرماویں گی۔ گزشتہ دنوں میں ربوہ گئی۔ تو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ کہ مصباح کے بہت سے وی۔ پی واپس آرہے ہیں۔ میں نے ان کو بھی یہی مشورہ دیا۔ کہ ہمارے ہاں کسی کو وی۔ پی نہ بھیجیں۔ اور آپ سے بھی یہی خواہش رکھتی ہوں کہ جیسے ہماری لجنہ ماڈل ٹاؤن نے یہ انتظام کیا ہے کہ ممبرات سے خود چندہ وصول کر کے بھیج رہی ہیں۔ ایسے ہی اگر تمام لجنہ اماء اللہ خود ہی ممبرات سے چندہ وصول کر کے بھیجدیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا رسالہ مصباح مالی زیر باری سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ پس میں اپنی تمام بہنوں سے اُمید رکھتی ہوں۔ کہ ایک تو مصباح کے زیادہ سے زیادہ خریدار بہم پہنچائیں۔ دوسرے چندہ خود وصول کر کے براہ راست پہنچا کر نہ صرف اپنے واحد رسالہ مصباح کو مالی نقصان سے بچائیں بلکہ اس کو ترقی دے کر بام عروج تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ صرف آپ کے عزم کی ضرورت ہے۔ ع

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ارادوں میں برکت ڈالے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ والسلام

خاکسارہ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

صدر لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن ۴۰۲ ڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ

غرض اس خانہ کو (قلب) بتوں سے پاک صاف کرنے کیلئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا۔ بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں بتاؤں۔ اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے۔ مکہ کو بتوں سے پاک کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا تھا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے۔ تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بتوں سے بھرا پڑا ہے۔ پاک کرنے کے لائق ہو جاؤ گے۔ تزکیہ نفس کے لئے چلہ کشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے چلہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ ارّہ اور نفی و اثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اُن کے پاس ایک اور ہی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں محو تھے جو نور آپؐ میں تھا۔ وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کے بجائے اُن سینوں میں نور بھرا جاتا تھا۔ اس وقت بھی خوب یاد رکھو۔ وہی حالت ہے جب تک کہ وہ نور جو خدا کی نالی میں سے آتا ہے۔ تمہارے قلب پر نہیں گرتا۔ تزکیہ نفس نہیں ہو سکتا۔ انسان کا سینہ مہبط الانوار ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ بیت اللہ کہلاتا ہے۔ بڑا کام یہی ہے۔ کہ اس میں جو بُت ہیں وہ توڑے جائیں۔ اور اللہ ہی اللہ رہ جائے حدیث میں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ فِيْ اَصْحَابِيْ میرے صحابہ کرام کے دلوں میں اللہ ہی اللہ ہے۔ دل میں اللہ ہی اللہ ہونے سے یہ مراد نہیں۔ کہ انسان وحدت وجود کے مسئلہ پر عمل کرے۔ اور ہر کتے اور گدھے کو معاذ اللہ خدا قرار دے بیٹھے۔ نہیں نہیں۔ اس سے اصل غرض یہ ہے۔ کہ انسان کا جو کام ہو۔ اسمیں مقصود فی الذات اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو اور نہ کچھ اور۔ اور یہ درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔

الحکم جلد ۵

برکریماں کارہا دشوار نیست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قصیدہ کے ۲۸ اشعار پیش کئے جا چکے ہیں۔ مزید دس درج ذیل ہیں *

أُرْسِلْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ مُحْسِنٍ ۔ فِي الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانِ

آپ مبعوث کئے گئے ہیں خدائے کریم ومحسن کی طرف سے ۔ خوفناک فتنہ اور سرکشی کے وقت میں

يَا لَلْفَتَى مَا حُسْنُهُ وَجَمَالُهُ ۔ رَيَّاهُ يُصْبِي الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

واہ کیا ہی خوش شکل اور خوبصورت جوان ہے ۔ جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شیفتہ کرتی ہے

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِي وَجْهِهِ ۔ وَشُئُونُهُ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

اس کے چہرہ میں خدا کا چہرہ عیاں ہے ۔ اور اس کی شان میں خدا کی شان نمایاں ہے

فَلِذَا يُحَبُّ وَيَسْتَحِقُّ جَمَالُهُ ۔ شَغَفًا بِهِ مِنْ زُمْرَةِ الْأَخْدَانِ

اسی لئے تو وہ محبوب ہے۔ اور اس کا جمال لائق ہے ۔ کہ تمام دوستوں کو چھوڑ کر اس سے وابستگی اختیار کی جائے

سَمْحٌ كَرِيمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقَى ۔ خَرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانِ

خوش خو کریم سخی صاحب تقویٰ ۔ کریم الطبع اور تمام جوانوں پر فائق ہے

فَاقَ الْوَرَى بِكَمَالِهِ وَجَمَالِهِ ۔ وَجَلَالِهِ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

(آپ) تمام دنیا پر فوقیت لے گئے ہیں اپنے کمال جمال ۔ اور جلال اور تازہ دل کے سبب سے

لَا شَكَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرَى ۔ رِيقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْأَعْيَانِ

بے شک محمد صلعم تمام دنیا سے بہتر ہیں ۔ برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ ۔ خُتِمَتْ بِهِ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ پر کامل ہیں ۔ اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ پر ختم ہیں

وَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ ۔ وَبِهِ الْوُصُولُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

اللہ کی قسم محمد صلعم تو وزیر ہیں ۔ آپ ہی کے ذریعہ دربار سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَمُقَدَّسٍ

آپ ہر مطہر اور ہر مقدس کا فخر ہیں

وَبِهِ يُبَاهِي الْعَسْكَرُ الرُّوحَانِي

اور روحانی لشکر کو آپ ہی کے وجود پر ناز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ چالیس احادیث حضرت ام داؤد احمد صاحبہ نے اشاعت کے لئے بھجوائی ہیں۔ یہ اربعین مولانا محمد قطب الدین دہلوی کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ان چالیس احادیث کو حفظ کرلے گا۔ جنت میں داخل ہو جائیگا۔

مدیرہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۔ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ

تو اللہ پر ایمان لائے

۲۔ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

اور یوم آخر پر

۳۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ

اور فرشتوں پر

۴۔ وَالْکُتُبِ

اور کتابوں پر

۵۔ وَالنَّبِیِّیْنَ

اور انبیاء پر

۶۔ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اور بعث بعد الموت پر

۷۔ وَالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر نیک و بد قضاء و قدر پر

۸۔ وَاَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور تو گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں

وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

۹۔ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ لِوَقْتِھَا

اور تو وقت پر نماز پورے وضو کے ساتھ پڑھ

۱۰۔ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ

اور زکوٰۃ دے

۱۱۔ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ

اور رمضان کے روزے رکھے

۱۲۔ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنْ کَانَ لَکَ مَالٌ

حج بیت اللہ کر اگر تیرے پاس مال ہو

۱۳۔ وَتُصَلِّیَ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ

اور ہر دن رات میں بارہ رکعات نوافل پڑھ

۱۴۔ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُکُہٗ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ

وتر نہ چھوڑ ہر رات پڑھ

۱۵۔ وَلَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا

اور تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا

۱۶۔ وَلَا تَعُقَّ وَالِدَیْکَ

اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷- وَلَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا

اور یتیم کا مال ظلماً نہ کھا

۱۸- وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ

شراب مت پی

۱۹- وَلَا تَزْنِ

زنا مت کر

۲۰- وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰهِ كَاذِبًا

خدا کی جھوٹی قسم مت کھا

۲۱- وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُوْرٍ

اور نہ ہی جھوٹی گواہی دے

۲۲- وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى

خواہشات نفس کی پیروی مت کر

۲۳- وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ

اپنے مسلمان بھائی کی غیبت مت کر

۲۴- وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ

پاک دامن عورت پر تہمت مت لگا

۲۵- وَلَا تَخُنْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ

اپنے مسلمان بھائی کی خیانت مت کر

۲۶- وَلَا تَلْعَبْ

فضول کھیل مت کھیل

۲۷- وَلَا تَلْهُ مَعَ اللَّاهِيْنَ

لہو و لعب کرنے والوں کیساتھ تو شریک مت ہو

۲۸- وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ

ٹھنگنے کو ٹھنگنا مت کہہ۔ اس غرض سے کہ تو اسمیں عیب نکال رہا ہو۔

۲۹- وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ

کسی شخص سے تمسخر نہ کر

۳۰- وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ

دو بھائیوں میں غیبت مت کر

۳۱- وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کر

۳۲- وَتَصَبَّرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ

مصائب و مشکلات پر صبر کر

۳۳- وَلَا تَاْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی سزا سے امن میں نہ ہو

۳۴- وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَاءَكَ

رشتہ داروں سے قطع رحمی نہ کر

۳۵- وَصِلْهُمْ

بلکہ ان سے صلہ رحمی کر

۳۶- وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق پر لعنت نہ بھیج

۳۷- وَاَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

تسبیح تہلیل اور تکبیر کثرت سے کر

۳۸- وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ

جمعہ اور عیدین میں آنا مت چھوڑ

۳۹- وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ۔

یہ جان لے کہ جو تجھے پہنچا ہے وہ تجھ سے چوکنے والا نہیں تھا اور جو تجھ سے چوک گیا ہے۔ وہ تجھے پہنچنے والا نہیں تھا

۴۰- وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

تلاوت قرآن مجید کسی صورت میں نہ چھوڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ کے متعلق ایک فیصلہ کُن حدیث

عورت کا چہرہ بہرحال پردہ میں شامل ہے

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ رتن باغ۔ لاہور)

کچھ عرصہ ہوا اسلامی پردہ کے متعلق میرا ایک نوٹ الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس نوٹ میں مَیں نے اسلامی احکام پردہ کے متعلق **سات نکات** پیش کئے تھے۔ جو میرے خیال میں پردہ کے مسئلہ میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہیں۔ اور مفصل مضمون کے متعلق مَیں نے آئندہ لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک مجھے اس کا موقع نہیں مِل سکا۔ بہرحال ذیل کے مختصر نوٹ میں اپنا موعودہ مضمون تو نہیں۔ مگر اسلامی پردہ کے متعلق صحیح بخاری کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ جو میری رائے میں اس بحث میں بالکل فیصلہ کُن ہے اور وہ ہے بھی ہماری مادرِ مشفق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سب سے زیادہ علم دین رکھنے والی تھیں۔ مفصل مضمون انشاء اللہ پھر کبھی الفضل یا مصباح میں شائع کرانے کی سعادت حاصل کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم

اس تعلق میں تمہیدی طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ پردہ کے احکام اسلام میں ہجرت کے پانچویں سال حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کے موقعہ پر نازل ہوئے تھے۔ یہ حضرت زینب وہی ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے منشاء کے مطابق آنحضرت صلعم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بیاہی گئیں۔ مگر مصلحتِ الٰہی سے یہ شادی کامیاب ثابت نہ ہوئی اور طلاق تک نوبت پہنچی۔ جس کے بعد حضرت زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آگئیں۔ اور اسی مبارک تقریب کے موقعہ پر پردہ کے احکام نازل ہوئے۔ اور مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے دیا گیا۔ یہ واقعہ غزوہ بنو مصطلق سے پہلے سنہ ۵ھ کا ہے۔ اب خواہ اسلامی پردہ کی کوئی تشریح کی جاوے۔ (ہمیں اس جگہ تفصیل سے غرض نہیں) بہرحال یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس کے ذریعہ سے اسلامی تمدن اور مسلمان عورتوں کے رہنے سہنے کے طریق میں کوئی تبدیلی آئی۔ ورنہ نئے احکام کے نزول کا کوئی مطلب نہیں رہتا۔ اگر ان احکام کے نزول سے پہلے بھی مسلمان عورتیں بے پردہ تھیں۔ اور اُن کے بعد بھی بے پردہ رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہر عقلمند انسان خیال کر سکتا ہے۔ کہ یہ کوئی تبدیلی نہیں اور نہ اس صورت میں نئے احکام کی کوئی ضرورت تھی۔ یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ ان احکام سے پہلے مسلمان عورتیں نعوذ باللہ بالکل ننگے بدن پھرتی تھیں۔ اور ان احکام کے نزول کے بعد انہیں بدن ڈھانکنے کا حکم دیا گیا۔ مگر چہرہ بدستور ننگا رہا۔ لیکن یہ خیال بھی اگر کوئی شخص ایسا خیال کرنے کی جرأت کرے۔ بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ اس بات کا ہرگز کوئی ثبوت نہیں۔ اور نہ ہی یہ بات عقل باور کر سکتی ہے۔ کہ پردہ کے احکام سے پہلے مسلمان عورتیں افریقہ کے حبشیوں کی طرح نعوذ باللہ ننگی پھرتی تھیں۔ پس بہر حال یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جو بھی تبدیلی ہوئی۔ وہ بدن ڈھانکنے سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ اس کے علاوہ کچھ اور تھی۔ یہ تبدیلی کیا تھی؟ اس کا جواب مجھے دینے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص خود سوچ سکتا ہے۔ بہر حال جب بدن ڈھانک کر اور باقاعدہ لباس پہن کر پھرنے والی عورتوں کو پردہ کا حکم دیا۔ تو لازماً اس سے چہرہ کی پابندی ہی مراد لینی ہوگی۔ پس خواہ پردہ کی تفصیل کچھ ہو۔ لیکن بہر صورت چہرہ پردہ سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ورنہ نئے احکام کے نزول کے کچھ معنی نہیں رہتے۔ اور ان کی ساری عقلی بنیاد باطل چلی جاتی ہے۔ وہو المراد

اس تمہید کے بعد میں بخاری کی اس حدیث کو لیتا ہوں۔ جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اور دراصل میرا یہ نوٹ اس وقت صرف اس حدیث تک ہی محدود ہے اور پردہ کے متعلق مفصل بحث کرنا اس جگہ میرا مقصد نہیں۔ بخاری کی یہ حدیث غزوہ بنو مصطلق سے تعلق رکھتی ہے۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو مصطلق کی شرارتوں کے انسداد کے لئے ان کے مقابلہ کے واسطے مدینہ سے نکلے تھے۔ یہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ جو شعبان ۵ھ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حضور کے ہمراہ تھیں۔ سفر سے واپسی پر جب ایک جگہ رات کے وقت آرام کی خاطر پڑاؤ کیا گیا۔ تو حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں ایک طرف ہو کر رفع حاجت کے لئے گئی جب وہاں سے واپس آئی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ میرے گلے کا ہار غائب ہے۔ میں اس کی تلاش کے لئے پھر واپس گئی۔ مگر اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم دے دیا۔ جو لوگ حضرت عائشہ کے کجاوہ کو اٹھا کر اُن کے اونٹ پر رکھنے کے لئے مقرر تھے۔ انہوں نے خالی کجاوہ اُٹھا کر اُونٹ کے اُوپر رکھدیا۔ اور چونکہ حضرت عائشہ اس وقت چھوٹی عمر اور ہلکے جسم کی تھی۔ اور خوراک بھی کم تھی۔ کجاوہ اٹھانے والوں نے اس بات کو محسوس نہ کیا کہ کجاوہ خالی ہے۔ اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کے پیچھے رہ جانے کا علم ہوا۔ اور قافلہ حضرت عائشہ کو پیچھے چھوڑ کر آگے روانہ ہو گیا۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں۔ میں یہ دیکھکر کہ قافلہ جا چکا ہے بہت گھبرائی۔ مگر میں نے ارادہ کیا۔ کہ اب بہر حال یہاں سے ہلنا مناسب نہیں۔ کیونکہ جب آنحضرت کو میرے پیچھے رہنے کا علم ہوگا۔ تو وہ لازماً اسی جگہ واپس تشریف لائیں گے۔ چنانچہ میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔ اور چونکہ رات کا وقت تھا۔ مجھے نیند آگئی۔ اس کے بعد صبح کے قریب ایک صحابی صفوان بن معطل وہاں پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ شخص تھا۔ جسے آنحضرت صلعم نے قافلہ کے پیچھے پیچھے رہنے کا حکم دیا تھا۔ تاکہ گری پڑی چیزوں وغیرہ کا خیال رکھے۔ جب صفوان نے مجھے اس جگہ اکیلے سوتے ہوئے دیکھا تو اس نے مجھے فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ وہ پردہ کے احکام سے قبل مجھے دیکھ چکا تھا۔ اور اس نے گھبرا کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اس کی اس آواز سے میں جاگ اٹھی۔ اور میں نے اُسے دیکھتے ہی جھٹ اپنا منہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔ اور پھر اُس نے مجھے اپنے اُونٹ پر بٹھا کر اور خود ساتھ پیدل چلا کر قافلہ تک پہنچا دیا۔ چنانچہ حضرت عائشہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"کان صفوان بن معطل من وراء
الجیش فاصبح عند منزلی
فرائ سواد انسان نائم فعرفنی
حین رآنی وکان رآنی قبل الحجاب
فاستیقظت باسترجاعہ حین
عرفنی فخمرت وجھی بجلبابی"

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث الافک)

* یعنی صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ وہ صبح کے قریب میری جگہ پر پہنچا۔ اور اس نے وہاں دُور سے ایک انسان کو سوئے ہوئے دیکھا۔ جب وہ آگے آیا۔ تو اُس نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ کیونکہ وہ مجھے پردہ کے احکام سے پہلے دیکھ چکا تھا۔ اور میں اس کے انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ پر جاگ اُٹھی اور میں نے اسے دیکھتے ہی اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔"

یہ حدیث صحیح بخاری کی حدیث ہے جو کتاب اللہ کے بعد اسلام میں صحیح ترین کتاب مانی گئی ہے۔ اور اسکی راوی خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو آنحضرت صلعم کی محبوب ترین بیوی تھیں۔ اور انہی مسائل میں انہیں وہ مرتبہ حاصل تھا۔ کہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ
کو کوئی علمی مشکل ایسی پیش نہیں آئی۔ کہ
اس کا حل حضرت عائشہ رضؓ کے پاس نہ مل
گیا ہو" (ترمذی باب مناقب عائشہؓ)

اور پھر پردہ کا مسئلہ بھی ایسا ہے۔ کہ اس میں حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی اور مرد صحابی یا عورت صحابیہ کا علم نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ حضرت عائشہ نے یہ مسئلہ براہِ راست آنحضرت صلعم کی نگرانی میں سیکھا۔ اور آپ کی زندگی میں ہی اس پر عمل کر کے اس کی ساری تفصیلات پر عبور حاصل کیا۔ پس جب حدیث بخاری کی ہو۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اور روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہو۔ جو آنحضرت صلعم کے بعد اس مسئلہ میں یقیناً سب مسلمانوں سے بڑھ کر علم رکھنے والی تھیں۔ تو اس روایت کا درجہ ظاہر وعیاں ہے۔ جس پر کسی تشریحی نوٹ کی ضرورت نہیں۔

اب ہم اس حدیث کے فقہی پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو دو باتیں ایسی یقینی اور قطعی ثابت ہوتی ہیں۔ کہ ان میں کسی عقلمند انسان کو شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ پہلی بات حضرت عائشہ کے ان الفاظ سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ

فعرفنی حین رآنی وکان رآنی
قبل الحجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یعنی صفوان نے مجھے دیکھ کر اس لئے پہچان لیا کہ وہ پردے کے احکام سے پہلے مجھے دیکھ چکا تھا۔"

ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خواہ اسلامی پردہ کے احکام کی تفصیل کچھ سمجھی جائے۔ بہرحال یہ پردہ عدم شناخت کا موجب تھا۔ اور اس پردہ کے ہوتے ہوئے کسی عورت کی شناخت ممکن نہیں تھی۔ ورنہ حضرت عائشہ کبھی یہ الفاظ نہ فرماتیں۔ کہ "صفوان نے مجھے دیکھکر اس لئے پہچان لیا۔ کہ وہ پردہ کے احکام سے پہلے مجھے دیکھ چکا تھا" یہ الفاظ اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت ہیں۔ کہ خواہ پردہ کی تفصیل کچھ سمجھی جائے۔ بہرحال اسلامی پردہ کی حدود میں رہتے ہوئے کوئی عورت شناخت نہیں کی جاسکتی۔ یہ ایک ایسا پختہ اور ناقابلِ تردید استدلال ہے۔ کہ کوئی شخص جو مجنون نہیں۔ اس کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔

دوسری بات حضرت عائشہ کے ان الفاظ سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ :-

فخمرت وجھی بجلبابی

"یعنی جب میں صفوان کے الفاظ سے جاگی تو میں نے اُسے دیکھتے ہی اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ اس بات کا قطعی ثبوت ہیں۔ کہ چہرہ کا ڈھانکنا اسلامی پردہ کا ضروری حصہ ہے۔ ورنہ وہ یہ ہرگز نہ فرماتیں۔ کہ میں نے صفوان کو دیکھکر "اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا"۔ اگر چہرہ پردہ کے احکام میں شامل نہیں۔ اور اسلام چہرہ کو چھپانے کا حکم نہیں دیتا بلکہ اسے ننگا رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ تو حضرت عائشہ جیسی وہی عائشہ رضی اللہ عنہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ اور آپ کی محبوب ترین بیوی تھیں) یہ کس طرح فرما سکتی تھیں۔ کہ میں نے صفوان کو دیکھتے ہی اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جلباب (چادر) کا لفظ عربی زبان میں اوڑھنی یعنی دوپٹہ کے لئے نہیں بولا جاتا۔ جو عورت کے زینت والے لباس کا حصہ ہوتا ہے۔ بلکہ اس چادر کے لئے بولا جاتا ہے۔ جو پردہ کی خاطر سے سارے لباس کے اوپر لپیٹی جاتی ہے۔ بہرحال حضرت عائشہؓ کے یہ الفاظ کہ میں نے صفوان کو دیکھکر اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔ اس بات کا قطعی ثبوت ہیں۔ کہ چہرہ اسلامی پردہ کے احکام میں شامل ہے۔ اور ہر مسلمان عورت کا فرض ہے۔ کہ غیر محرموں کے سامنے جاتے ہوئے اپنے چہرہ کو ڈھانک کر رکھے۔

اس جگہ بعض لوگ یہ اعتراض پیش کیا کرتے ہیں کہ بعض روائتوں میں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ وجہہ (یعنی چہرہ) ان استثنائی اعضاء میں شامل ہے۔ جن کی طرف قرآنی آئیت الا ماظھر منھا (وہ حصہ جو مجبوراً ظاہر کرنا پڑے) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ استدلال بالکل غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ اول تو یہ روائتیں جو زیادہ تر مفسرین کے اقوال پر مبنی ہیں۔ بخاری کی اس پختہ اور صحیح حدیث کے مقابلہ پر کوئی وزن نہیں رکھتیں۔ جو اوپر درج کی گئی ہے علاوہ ازیں اس بات پر غور نہیں کیا گیا۔ کہ عربی کے مسلمہ محاورہ کے مطابق وجھہ (چہرہ) کا لفظ کل چہرہ اور اس کے جزو دونوں پر استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ عربی کے علم معانی و بلاغت میں یہ عام اصول تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک لفظ جو ایک خاص مفہوم کے لئے وضع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کبھی زبان کی وسعت کے لحاظ سے اس کے جزو پر بھی بول دیا جاتا ہے۔ (دیکھو مختصر معانی وغیرہ) پس اگر ان روائیتوں کو صحیح بھی سمجھا جائے۔ جو وجہہ (چہرہ) کو الا ما ظھر منھا استثنیٰ میں شامل کرتی ہے۔ تو پھر بھی لازماً اس جگہ چہرہ سے چہرہ کا جزو مراد لیا جائیگا۔ نہ کہ سارا چہرہ۔ جو بخاری کی اُوپر والی صحیح حدیث کے ماتحت لازماً پردے کی حدود کے اندر شامل ہے۔ اور اس صورت میں اس استثنیٰ کا منشاء یہ سمجھا جائیگا کہ حسب ضرورت عورت رستہ دیکھنے کیلئے اپنی آنکھوں اور سانس لینے کے لئے اپنے ناک یا منہ کے دہانہ کو کھلا رکھ سکتی ہے مگر بہرحال یہ بات بالکل غلط اور باطل ہے۔ کہ سارا چہرہ پردہ سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ اگر یہ درست مانا جائے۔ تو پردہ کچھ رہتا ہی نہیں۔ بلکہ ایک مذاق بن جاتا ہے۔ کیا پردہ کے احکام سے پہلے مسلمان عورتیں نعوذ باللہ بے لباس پھرتی تھیں۔ کہ اُنہیں پردہ کا حکم دے کر یہ سمجھایا گیا۔ کہ جسم ڈھانک لیا کرو۔ مگر چہرہ ننگا رکھو؟ جسم ڈھانک کر پھرنے والی عورتوں کے متعلق پردہ کا حکم لازماً چہرہ سے متعلق سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اگر یہ نہیں۔ تو کچھ بھی نہیں۔ اور پردہ ایک بالکل بے معنی چیز قرار پاتا ہے۔ علاوہ ازیں جب بخاری کی حدیث میں حضرت عائشہ یقینی اور قطعی الفاظ میں یہ فرماتی ہیں کہ "میں نے صفوان کو دیکھتے ہی اپنا چہرہ ڈھانک لیا"۔ تو اس بات میں قطعاً کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ چہرہ اسلامی پردہ کا ضروری حصہ ہے۔ اور جو شخص چہرہ کو پردہ سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ وہ دراصل موجودہ زمانہ کی رَو سے متاثر ہو کر اسلامی تعلیم سے کھیلنا چاہتا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن شریف کے بعد اسلام کی صحیح ترین کتاب بُخاری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پردہ کے احکام کا بہترین علم رکھنے والا وجود حضرت عائشہ واضح اور قطعی الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ:-

(۱) صفوان نے اس لئے حضرت عائشہ کو شناخت کر لیا۔ کہ وہ پردہ کے احکام نازل ہونے سے قبل انہیں دیکھ چکا تھا۔

(۲) حضرت عائشہ نے صفوان کو دیکھتے ہی اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانک لیا۔

ان دونو باتوں سے جو مضبوط ترین شہادت سے ثابت ہیں۔ اس کے سوا کوئی اور نتیجہ نہیں نکلتا کہ

(الف) اسلامی پردہ جو بھی اس کی تفصیل سمجھی جائے۔ بہرحال عدم شناخت کا موجب ہے۔ جس پر عمل کرتے ہوئے کوئی عورت شناخت نہیں کی جا سکتی۔ اور

(ب) چہرہ (جو عورت کی بہترین زینت ہونے کی وجہ سے اخفاءِ زینت کے حکم کا سب سے اہم حصہ ہے) اسلامی پردہ کے احکام میں شامل ہے۔ اور ہر دیندار عورت کا فرض ہے۔ کہ غیر محرم مردوں کے سامنے جاتے ہوئے اپنا چہرہ ڈھانک کر رکھے۔

(ج) البتہ قرآنی آیت الا ما ظھر کے ماتحت چہرہ کا ایک جزو یعنی رستہ دیکھنے کیلئے آنکھیں اور سانس لینے کے لئے ناک یا منہ کا دہانہ حسب ضرورت کھلے رکھے جا سکتے ہیں۔

چونکہ میرا یہ نوٹ صرف اس مخصوص حدیث کی تشریح کے متعلق ہے۔ جو بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی بیان ہوئی ہے۔ اس لئے اس پر اپنے اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔ اور مفصل مضمون جو انشاء اللہ سارے پہلوؤں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشتمل ہوگا۔ بعد میں کسی اور موقعہ پر لکھنے کی کوشش کرونگا۔ مگر اس جگہ اس قدر اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ کہ اسلامی پردہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ عورتوں کو قیدیوں کی طرح گھروں کی چار دیواری میں بند کر دیا جائے۔ جس طرح کہ آجکل کی بے پردگی ایک طرف کی ناواجب انتہا ہے۔ اسی طرح آج سے کچھ عرصہ پہلے کا سخت پردہ دوسری طرف کی ناواجب انتہا تھا۔ صحیح اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر ایک طرف اسلام پردہ کا حکم دیتا اور عورتوں اور مردوں کے ناواجب اختلاط کو روکتا ہے۔ تو دوسری طرف وہ عورتوں کو صحت کی بحالی اور کام کاج کی سہولت کے لئے جائز آزادی بھی عطا کرتا ہے۔ چنانچہ پردہ کی پابندی کے باوجود صحابہ کی عورتیں سفروں میں محرم مردوں کے ساتھ جاتیں۔ وہ سواری کرتے سے اور جنگوں میں نرسنگ وغیرہ کے فرائض کے لئے شامل ہوتیں۔ مسائل کے پوچھنے اور مسائل کے بتانے میں مردوں کے ساتھ گفتگو کرتیں۔ معصوم تفریحی مناظر دیکھتیں۔ ضروریات کی خرید کے لئے گھر سے باہر نکلتیں۔ اور ہر اس جائز کام میں حصہ لیتی تھیں۔ جن میں قومی ترقی کے لئے عورتوں کا حصہ لینا ضروری ہے۔ اور ان میں پردہ کے احکام کو توڑنے کے بغیر حصہ لیا جا سکتا ہے۔ اور یہی وہ صحیح اور وسطی تعلیم ہے۔ جسے دنیا بالآخر اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نمبر ۱۱۷۵۹۔ میں رحمت اللہ ولد الٰہی بخش صاحب عمر ۶۰ سال کوٹ الہ دین ڈاکخانہ و ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان تقریباً چھ مرلہ میں ہے۔ قیمتی -/۸۰۰ روپیہ ہے۔ میرا گذارہ بیٹوں پر ہے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا ہوں اور میرے مرنے پر میرے تمام متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد :۔ عبدالواحد واقف زندگی پسر موصی

گواہ شد :۔ نذیر احمد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری۔

گواہ شد :۔ محمد حسین پسر موصی ۔ گواہ شد علی احمد بقلم خود

نمبر ۱۲۷۹۶۔ میں ہاجراں بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چک نمبر ۱۹۶ گرمولہ ڈاکخانہ کوٹ حیات خان ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد معہ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو ترکہ اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ :۔ نشان انگوٹھا ہاجراں بی بی

گواہ شد :۔ غلام محمد خاوند موصیہ ۔ گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل احمدی ہیڈ ماسٹر کریال بانوالہ چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۲۷۹۷۔ میں غلام محمد ولد محمد حسین صاحب عمر ۳۵ سال ساکن گرمولہ چک نمبر ۱۹۶ ڈاکخانہ کوٹ حیات خان ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ بصورت مال مویشی قریباً قیمتی -/۱۵۰۰ روپے ہے جس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا کی تفسیر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

پیش کردہ حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مندرجہ ذیل مضمون تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اول سے نقل کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے آخر میں حضرت اقدس خود فرماتے ہیں۔ کہ یہ معنے ایسے لطیف ہیں۔ کہ میرے نزدیک اپنی ذات میں اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان معنوں کو بار بار بیان کیا جائے۔ ان پر زور دیا جائے۔ اور انہیں اپنی تقریر و تحریر میں تکرار لایا جائے۔ تاکہ معلوم ہو کہ اسلام عورتوں کو کس بلند مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اور اس مضمون کی اہمیت کے مدنظر یہ مضمون مصباح میں شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ بہنیں اس کو خود بھی پڑھیں۔ دوسروں کو پڑھائیں۔ اور اس پر عمل کر کے اس آیت کی مصداق بنیں۔

"مریم صدیقہ"

اس آیت میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قوم میں کام کی حقیقی روح تبھی پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک حد تک ان میں خیالات کا اور جوش کا اور ہمت کا توازن قائم ہو۔ کسی قوم میں اگر بعض لوگ بہت بڑے شاندار کارنامے سرانجام دینے والے ہوں۔ اور باقی لوگ اس معیار کے نہ ہوں۔ تو وہ قوم کبھی کوئی بڑی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ بڑی کامیابی کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوم کا عام معیار اخلاق ایک ہو۔ اگر قوم کا ایک فرد آسمان پر ہو۔ اور دوسرا زمین پر۔ تو وہ کبھی اپنی قوم کے لئے اتنے مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ جتنے مفید وہ ساٹھ ستّر فیصدی افراد ہو سکتے ہیں۔ جو مثلاً ایک ایک گز زمین سے اونچے ہوں۔ کیونکہ گو وہ آسمان والے کے مقابلہ میں بہت نیچے ہوں گے۔ مگر سب کا معیار یکساں ہوگا۔ اگر دس افراد دو دو فٹ بھی اونچے ہوں۔ تو وہ ان دس افراد سے زیادہ مفید ہوں گے۔ جن میں سے ایک آسمان پر ہو اور نو زمین پر۔ پس كَوَاعِبَ أَتْرَابًا میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ایسی برکتیں دے گا۔ کہ جب وہ مقام مفاز میں پہنچیں گے۔ تو ان کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ ان کی عورتوں کا دینی معیار بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اونچا ہو جائے گا۔ اور پھر وہ اس معیار میں ایک دوسری کے برابر ہوں گی۔ غرض کَوَاعِب میں ان کے معیار کے اونچا ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی عورتوں کا دینی معیار بلند ہوگا۔ اور سب میں جوش اور جوانی اور بلندی پائی جائے گی۔ اور اَتْرَابًا سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ ان کی ترقی قومی ترقی ہوگی۔ انفرادی نہیں یعنی سب میں یہ جوش ایک دوسرے سے ملتا جلتا پایا جائیگا یہ نہیں ہوگا۔ کہ چند عورتوں میں تو جوش و خروش بے انتہا ہو اور باقی اپنے فرض سے غافل ہوں۔ بلکہ سب عورتوں میں ملتا جلتا دینی جوش پایا جائے گا۔ اور وہ سب کی سب دین کی ترقی کے لئے ایک جیسی ترقی کرنے کے لئے تیار رہیں گی۔ چنانچہ اسلامی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو کثرت سے ایسی عورتوں کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ جنہوں نے جنگوں میں بہت بڑی جرأت اور ہمت کا ثبوت دیا۔ مہاجرین کی بیویوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی ہمیں یہ شان نظر آتی ہے۔ اور انصار کی بیویوں کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی یہ شان نظر آتی ہے۔ ہزارہا عورتیں ایسی ہیں۔ جن کا تاریخوں میں ذکر آتا ہے۔ اور جنہوں نے مختلف مواقع پر کَوَاعِبَ اَتْرَابًا ہونے کی ایسی شان دکھائی۔ کہ آج کل کے مرد بھی ان کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کواعب کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جو جسمانی اور روحانی دونوں حالتوں پر دلالت کرتا ہے۔ مگر ایسے لفظ کے لانے میں حکمت یہ تھی۔ کہ یہاں دو مضمون بیان کئے جا رہے تھے۔ ایک وہ مضمون تھا۔ جس کا قیامت سے تعلق تھا۔ اور دوسرا وہ مضمون تھا۔ جس کا اس دنیا سے تعلق تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا لفظ استعمال فرمایا۔ جو دونوں مقامات پر چسپاں ہو ہو سکتا ہے۔ قیامت کے معنے اگر لئے جائیں۔ تب بھی یہ لفظ ٹھیک ہے۔ کیونکہ جنت میں ہر آدمی جوان ہونے کی حالت میں داخل کیا جائے گا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک بڑھی عورت آئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسے بے وقت بات کرنے کی عادت تھی۔ اس نے آتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ! میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غالباً اور گفتگو میں مصروف تھے۔ اس لئے اُسے مذاقاً مختصر طور پر جواب دیا۔ کہ جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ وہ یہ سنتے ہی رونے اور پیٹنے لگی۔ اور اسی حالت میں واپس ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں سے کسی کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ اس کو کہو۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ جو اس نے سمجھا ہے بلکہ میرا مطلب تو یہ تھا۔ کہ جنت میں جو بھی داخل کئے جائیں گے۔ سب جوان ہو کر جائیں گے۔ بڑھاپے کی حالت میں نہیں جائیں گے۔

(شمائل ترمذی)

اور واقعہ میں وہ مقام جو دائمی سرور کا ہے وہاں اگر بڑھاپے کی حالت میں کوئی شخص چلا جائے۔ تو جنت دوزخ سے بدترین بن جائے۔ آدمی تو ساٹھ اسی سو سال تک بوڑھا ہو جاتا ہے۔ مگر اسی طرح اس کا بڑھاپا بڑھتا چلا جائے۔ تو دس بیس ہزار سال میں تو وہ ایسی ذلیل چیز بن جائے گا۔ کہ اس کا لذت اٹھانا تو الگ رہا۔ وہ شاید ایک گیند کی شکل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبدیل ہو جائے گا۔ پس جنت کی یہ ایک ضروری شرط ہے کہ وہاں سب جوان داخل کئے جائیں گے۔ اور ہمیشہ اسی حالت میں رکھے جائیں گے۔ اسی طرح جنت کے لحاظ سے انسان کے جو ساتھی ہوں گے۔ یعنی بیوی بچے وہ بھی سب جوان ہوں گے لیکن جب ہم اس آیت کو دنیا پر چسپاں کریں۔ تو پھر کواعب کے معنے ایسی ہی عورتوں کے ہوں گے۔ جو حوصلہ اور جرأت اور بہادری کے لحاظ سے جوان ہوں۔ کواعب کے یہ معنے نہیں ہوں گے۔ کہ وہ جسمانی لحاظ سے جوان ہونگی۔ کیونکہ اگر یہ معنے لئے جائیں۔ تو پھر اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ كَوَاعِبَ کے یہ معنے ہونگے کہ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ كَوَاعِبَ فِي الْأَبَدِ۔ یعنی متقیوں کو شروع میں جوان بیویاں ملیں گی۔ لیکن بعد میں بڈھی ہو جائیں گی۔ اور یا پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ متقیوں کا فرض ہے کہ وہ جوان عورتوں سے شادیاں کریں۔ اور جب وہ بوڑھی ہونے لگیں۔ تو انہیں طلاق دے دیا کریں۔ کیونکہ اس وقت وہ کواعب نہیں رہ سکتیں۔ اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا۔ کہ متقیوں کو جو عورتیں ملیں گی۔ وہ کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی۔ مگر یہ تینوں صورتیں غلط ہیں۔ اور انسان کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ اس جگہ روحانی معنے مراد لے جسمانی مراد نہ لے۔ کیونکہ یہاں زمانہ نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ فلاں عمر میں جوان ہوں گی۔ اور فلاں میں نہیں۔ بلکہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ کواعب رہیں گی۔ پس لازماً اس کے معنے جوان عمر ہونے کے نہیں۔ بلکہ حوصلہ اور ہمت کے لحاظ سے جوان ہونے کے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف ہمت اور عزم اور ارادہ کے لحاظ سے جوان ہوں گی۔ بلکہ وہ اتراب بھی ہونگی یعنی ساری عورتیں یکساں جوان ہوں گی۔ ساری عورتیں یکساں بلند ہمت ہوں گی۔ اور ساری عورتیں یکساں حوصلہ مند ہوں گی۔ یہ ایک بہترین انعام ہے۔ جو کسی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ کہ جیسے اس قوم کے مردوں میں جوش ہو۔ ویسا ہی اس قوم کی عورتوں میں جوش ہو۔ جیسی چند عورتیں بہادر اور دلیر اور قوم کے لئے قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھنے والی ہوں۔ ویسی ہی تمام عورتیں بہادر اور دلیر اور قربانی کا مادہ رکھنے والی ہوں۔ بلکہ ایک سے ایک بڑھکر ہو۔ یہ حقیقی انعام ہے۔ جس سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔ دنیا میں انسان کو بزدلی کی طرف لیجانے والی عورت ہی ہوتی ہے۔ مرد دین کے لئے باہر جانا چاہتا ہے۔ تو عورت اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ تم مجھے کہاں چھوڑے جا رہے ہو۔ تمہارے بغیر میرا کون سہارا ہے۔ پھر کبھی وہ بچوں کو اس کے سامنے لاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ ان بچوں کو کون پوچھیگا۔ اس پر مرد کا دل بھی بے چین ہو جاتا ہے اور اس کے ارادہ میں تزلزل پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب عورت اس کی ہمت بندھاتی ہے۔ جب وہ اسے جرأت اور دلیری کا سبق دیتی ہے۔ جب وہ کہتی ہے کہ شاباش جاؤ اور خدا کے دین کا کام کرو۔ تو مرد کا دل بڑھ جاتا ہے۔ اور پوری بے فکری سے دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ عورتیں دینی لحاظ سے بلند معیار پر قائم ہوں۔ اور سب میں دین کا یکساں جوش اور قربانی کی یکساں روح پائی جاتی ہو۔

اس جرأت اور بہادری کا نمونہ جن عورتوں نے دکھایا۔ ان کی مثالوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ انہوں نے اسی روح سے کام لیتے ہوئے بعض دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مردوں سے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر تم میدان جنگ سے بھاگو گے۔ تو پھر ہمارے پاس نہ آنا۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ جب جنگ یرموک میں یکدم عیسائی لشکر نے کثیر تعداد اور بھاری سامان کے ساتھ حملہ کیا۔ تو اسلامی لشکر مقابلہ کی تاب نہ لاکر وقتی طور پر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ اس وقت مسلمان عورتوں نے خیمے توڑ کر۔ ان کی لکڑیاں ہاتھوں میں سنبھال لیں۔ اور مسلمان سپاہیوں کے گھوڑوں کے مونہوں پر مار مار کر ان کو واپس دشمن کے لشکر کی طرف لوٹا دیا۔ ان عورتوں میں سے ایک ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بھی تھی۔ جو کبھی زمانہ میں اسلام کی شدید ترین دشمن رہ چکی تھی۔ مسلمان پیچھے ہٹنے والے سپاہیوں میں ابوسفیان جو لشکر کے اس حصہ کا سردار تھا۔ اس کی بیوی ہند نے اس کے گھوڑے کو خیمہ کی لکڑی سے مار کر واپس کیا اور کہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں تو پیش پیش ہوتا تھا۔ اب اسلام قبول کر کے میدان جنگ سے کیوں بھاگتا ہے۔ تمہارا تو یہ فرض ہونا چاہیے کہ تم نے جو اسلام کی شرک کی حالت میں مخالفت کی تھی اس کو دھو ڈالو۔ اور اپنی جان پر کھیل جاؤ۔ چنانچہ اس نے اور باقی سپاہیوں نے جب یہ نظارہ دیکھا۔ تو کہا۔ کہ واپس لوٹو۔ دشمن کی تلواروں سے مسلمان عورت کے ڈنڈے زیادہ سخت ہیں۔ اور یہ سن کر لشکر واپس لوٹا۔ اور آخر دشمن پر فتح پائی۔

(فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

پس کَوَاعِبَ اَتْرَابًا کے مطابق اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں کا ایسا لشکر دیا۔

جو دوسری قوموں کے مردوں سے بھی بالا تھا۔ اور پھر ان عورتوں میں سے بھی ایک سے ایک بڑھ کر تھی۔ یہ نہیں کہ حضرت عائشہ رض تو بہادر ہوں۔ اور حضرت زینب رض نہ ہوں۔ یا حضرت زینب رض تو بہادر ہوں۔ مگر اسماء بنت ابی بکر رض بہادر نہ ہو بلکہ حضرت عائشہ رض بھی کَوَاعِبَ اَتْرَابًا کا مصداق تھیں اور حضرت زینب رض بھی کَوَاعِبَ اَتْرَابًا کا مصداق تھیں اور اسماء بنت ابی بکر بھی کَوَاعِبَ اَتْرَابًا کا مصداق تھیں۔ بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ ہند جیسی عورت جو کبھی زمانہ میں شدید ترین دشمن اسلام رہ چکی تھی۔

اس میں بھی یہ روح کام کر رہی تھی۔ اور انہوں نے ایسی قربانیاں کیں۔ جن کی کوئی حد ہی نہیں۔ اسی جنگ کا یہ واقعہ ہے۔ کہ عیسائی لشکر کی طرف سے جب مسلمانوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑا۔ تو مقابلہ کرتے کرتے اسلامی لشکر بالکل تھک گیا۔ ایک رات اسلامی لشکر کے کمانڈر انچیف جو حضرت ابوعبیدہ تھے چکر لگانے کے لئے نکلے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ اسلامی لشکر کے اردگرد دو آدمی پھر رہے ہیں۔ انہیں شبہ پیدا ہوا۔ کہ دشمن کے آدمی جاسوس کے طور پر نہ آئے ہوں۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے۔ اور انہوں نے آواز دی۔ کہ تم کون ہو؟ اس پر حضرت زبیر رض آگے بڑھے ان کے ساتھ ان کی بیوی اسماء بنت ابی بکر بھی تھیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ آج مسلمان چونکہ سخت تھکے ہوئے تھے۔ اس لئے میں اور میری بیوی دونوں پہرہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے

(فتوح الشام۔ حالات جنگ یرموک)

یہ کَوَاعِبَ اَتْرَابًا کی کیسی شاندار مثال ہے۔ اور کس طرح ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صحابیہ رض کی عورتوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی وہی جذبہ قربانی اور فداکاری پایا جاتا تھا۔ جو خود صحابہؓ کے اندر موجود تھا۔ پھر یہ نہیں۔ کہ یہ جذبہ کسی خاص خاندان کی عورتوں سے مخصوص ہو۔ بلکہ ہر عورت اسی جذبہ سے سرشار تھی۔ اور یہی روح اس میں کام کرتی دکھائی دیتی تھی۔ ورنہ دُنیا کے لحاظ سے کَوَاعِب کے کوئی اور معنے نبتے ہی نہیں جوان لڑکی پانچ سات سال میں ہی جوانی کی عمر گذار دیتی ہے اور پھر وہ کواعب میں شامل نہیں رہتی۔ مگر یہاں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ متقیوں کو ایسی عورتیں ملیں گی۔ جو کواعب ہی رہیں گی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں روحانی معنے مراد ہیں۔ جسمانی نہیں۔ بے شک اگلے جہان کے لحاظ سے جسمانی معنے ہی ٹھیک ہیں۔ کیونکہ جنت میں اگر بوڑھے داخل ہوں۔ یا بڑھاپا آجائے۔ تو پھر جنت جنت نہیں رہتا۔ لیکن جب ہم اس آیت کو دُنیا پر چسپاں کرینگے۔ تو اس کے معنے ایسی عورتوں کے ہوں گے۔ جو جوانی والی طاقتیں اپنے اندر رکھتی ہوں۔ کیونکہ دنیا میں انسانی جسم بہرحال نڈھال ہو جاتا ہے۔ اور عمر کی زیادتی کے ساتھ بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن روحانی طاقتیں اگر انسان ان کو ترقی دینا چاہے۔ تو کمزور نہیں ہو سکتیں۔ پس بڑی بات یہ ہے۔ کہ قوم کی عورتیں کَوَاعِبَ اَتْرَابًا کی مصداق ہوں۔ کَوَاعِب کا لفظ ذاتی جوانی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اتراب کا لفظ قومی جوانی پر دلالت کرتا ہے۔ اتراب کا لفظ بھی بتا رہا ہے۔ کہ اس جگہ روحانی معنے ہی زیادہ موزوں ہیں۔ کیونکہ جنت کے متعلق اتراب کے لفظ میں کوئی حکمت نہیں ہو سکتی۔ یہ لفظ دُنیا سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ جس کی ساری عورتوں کا دینی معیار بلند ہو۔ وہ جواں ہمت اور حوصلہ مند ہوں۔ وہ مصائب و مشکلات کی پروا کرنے والی نہ ہوں۔ وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی پر تیار رہنے والی ہوں۔ وہ جرأت اور بہادری کی پیکر ہوں۔ اور وہ اپنے اخلاص اور اپنے جوش اور اپنی محبت میں مردوں سے پیچھے نہ ہوں۔ یہ معنے ایسے لطیف ہیں۔ کہ میرے نزدیک اپنی ذات میں اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان معنوں کو بار بار بیان کیا جائے۔ ان پر زور دیا جائے۔ اور انہیں اپنی تقریر و تحریر میں تکرار لایا جائے۔ تاکہ معلوم ہو۔ کہ اسلام عورتوں کو کس بلند مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اور عورتوں میں بھی دینی روح ترقی کرے۔

خریدارانِ مصباح توجہ فرماویں

رسالہ کی ابتدائی ضرورتوں کے مدنظر ہمیں مصباح کے سالانہ چندہ کی فوری ضرورت ہے۔ لہذا تمام بہنیں اور بھائی ہمیں اکتوبر تک اپنے چندے ادا فرما کر مشکور فرماویں۔ بصورت دیگر ہم پرچہ وی۔ پی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

۲۔ مصباح کا چندہ سالانہ پانچ روپے، اُمراء سے سات روپے اور بیرونی ممالک سے بھی سات روپے ہے۔ آئندہ چندہ مدیرہ مصباح کے نام ارسال کیا جائے۔

امۃ اللہ خورشید
مدیرہ مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

لڑکیوں کی تعلیم

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہیئے یا نہیں۔ فرمایا۔ کہ لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہیئے۔ لیکن پہلے دینی تعلیم دینی چاہیئے اور بعد میں دنیوی اور رواجی تعلیم دینی چاہیئے۔ پھر فرمایا۔ ہماری یہ نصیحت صرف لڑکیوں کے لئے نہیں۔ بلکہ لڑکوں کے متعلق بھی ہم یہی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ پہلے اُن کو دینی تعلیم دو۔ اور بعد میں دنیوی تعلیم۔

آج کل عام رواج یہ ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں ہر دو کو ایسے مدارس میں داخل کیا جاتا ہے۔ جہاں صرف دنیوی تعلیم ہوتی ہے۔ بالخصوص سرکاری مدارس میں کوئی دینی بات نہیں سکھلائی جاتی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینی تعلیم کو دنیوی تعلیم پہ مقدم رکھنے کی تاکید فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم پہ عمل پیرا ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود ایدہ اللہ نے اپنی اولاد کو پہلے دینی تعلیم دلائی۔ اور بعد میں دنیوی تعلیم۔

جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ کہ سب اسی کے مطابق اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو پہلے دینی تعلیم دیں۔ اور بعد میں دنیوی تعلیم۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت کے وقت یہ اقرار لیتے تھے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسی کے مطابق یہ نصیحت بھی فرمائی۔ کہ دینی تعلیم کو دنیوی تعلیم پر مقدم کیا جائے۔ کیونکہ دینی تعلیم ہی کے ذریعہ سے انسان اُن علوم کو حاصل کر سکتا ہے جو اُسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حاصل کرنے کے طریقے بتلاتے ہیں۔ اور یہی انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لے۔

⁂

(بقیہ صفحہ ۲۵ ملاحظہ ہو)

سے بنتا ہے۔ جو کہ ایک دھات ہے۔ مگر اٹیمی قوت کا اگر صحیح استعمال کیا جائے۔ تو اس سے کئی قسم کے کام نکل سکتے ہیں۔ جو کہ انسان کے لئے آرام و آسائش بہم پہنچا سکتے ہیں۔

از ممتاز عصمت
بیگم مہتہ عبد الخالق کوئٹہ (بلوچستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید کا چاند اور عید کی خوشی

امۃ الرشید اہلیہ محمد حسن صاحب چک 33

اس وقت جبکہ مغربی اُفق پہ آفتاب کی آخری کرنیں اپنی انتہائی سرگرمیوں کے بعد ماند ہو چکی تھیں۔ اور اس نے حسرت بھری نظروں سے اپنے نورانی دامن کو سمیٹنا شروع کر دیا۔ دُنیا والوں کی بے چین نظریں کسی کے اشتیاقِ دید میں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ کہ یکایک اُفق سے چاند کا دلفریب چہرہ نظر آیا۔

آج سے دس روز بعد کچھ خوش نصیب دیارِ حبیب میں مصروف دُعا ہوں گے۔ کچھ لوگ اپنی سادہ زندگی کے اوراق عیدِ قربان سے رنگین بنانے کی فِکر میں ہیں۔

نو ۹ دِن گویا ایک کرب و اضطراب سے بسر ہوئے کل عید ہوگی اور ضرور ہوگی۔

کیا عید اسی کا نام ہے۔ کہ لوگ اچھے اچھے کھانے کھائیں۔ عمدہ نفیس لباس زیب تن کریں۔ خوشبو لگائیں۔ اور دُنیا کی تمام زینت سے آراستہ ہو کر عمدہ سواریوں پر عیدگاہ جائیں۔ جو محض اپنی خوشی سے خوش اور مسرور رہیں نہیں عید کی مُسرت اس کو نہیں کہتے۔ عید کی حقیقی مسرت اس کا نام نہیں۔

کیا تم نے کبھی اپنی مسرت کی بے پایانیوں میں اس فلسفۂ مسرت پر غور کیا ہے۔ کہ جب تم نئے اور عمدہ لباس پہن کر اپنے ننھے ننھے بچوں کی انگلیوں میں انگلیاں دے کر عید کی خوشی میں گھر سے باہر نکلتے تھے۔ تو کتنے غریب، یتیم، بھوکے پیاسے بچے تمہاری طرف اپنی مسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جو آج صرف تمہارے لطف و کرم کے محتاج تھے۔ پھر کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کتنی بیوائیں اور دُکھیا عورتوں نے تمہارے سامنے اپنا دستِ سوال دراز کیا۔ تم نے بعض کو جھڑکیاں دیں۔ بعض کو اپنے ننھے اور پیارے بچوں کا صدقہ ایک پیسہ جیب سے نکال کر دیا۔ جب تم اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ لذیذ لذیذ کھانے کھا رہے تھے۔ کیا تم نے یہ بھی دریافت کیا تھا۔ کہ تمہارے پڑوس میں کتنے غریب اور یتیم بچے آج کئی روز سے فاقہ سے مرجھائے ہوئے پڑے ہیں۔ اور اُن کی دکھیاری مائیں آنکھوں سے آنسو بھرے اپنے ان جگر گوشوں کو کس طرح تھپک تھپک کر تسلیاں دے رہی ہیں۔ کیا اُن کو بھی کسی نے روٹی کا ٹکڑا ایک گلاس پانی دیا تھا۔ جس وقت تم ..

... اللہ کی راہ میں اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے قربانیاں کر رہے تھے اس وقت تم نے اپنے ہمسایہ کو بھی یاد کیا۔

پھر کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ محض یہی فرض تمہارے ذمہ تھا۔ اور اللہ کی راہ میں قربانی کی خوشی کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی مفہوم ہے۔ بتاؤ اور سوچو۔ کہ تمہارے کتنے نادار بھائی صرف تمہاری زکوٰۃ پر گذر کر رہے ہیں۔ کیا کبھی تم نے ان سے جا کر دریافت کیا۔ کہ تمہارے گھر میں عید کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہے۔

اس عید سے لطف اندوز ہونے والو۔ دیکھو۔ عید کس چیز کا نام ہے۔ عید عملِ خالص کا نام ہے اور یہی وہ عبادت ہے۔ جو مقبول ہوتی ہے۔ عید خدا کی راہ میں اپنی جان و مال نثار کرنے کا نام ہے۔ غریبوں، مسکینوں کے ساتھ سلوک کرنے کا نام ہے۔ عید حق و باطل میں امتیاز کرنے کا نام ہے۔ عید کی غیر فانی مسرت حقیقتاً انہی کا حصہ ہے۔ جنہوں نے اللہ اور اللہ کے سچے محبوب پر اپنی جان، اپنا مال، اپنی دولت، اپنی کمائی، سب کچھ فدا کر دی۔ عید کی خوشی انہیں کو زیبا ہے۔ جنہوں نے خلوص استقلال رضا اور تسلیم کے ساتھ اخوت کا بیج لویا۔ عید اصل میں انکی ہے جنہوں نے سچائی اور ایمانداری اور حق کیخاطر اپنی گردنیں کٹوائی ہوں۔ عید غریبوں، مسکینوں اور مسافروں کی ہے۔ جن کا تکیہ صرف ذاتِ باری پر ہے۔ عید اُن کی ہے جن کے دلوں میں توکل ایثار اور ہمدردی کا مادہ ہو۔ عید مجاہدوں کی ہے۔ عید شہیدوں کی ہے۔ جنھوں نے اسلام اور خدا یان اسلام کے لئے اپنی اور اپنے عزیز بچوں کی گردنوں پر دشمنوں کے تیر اور خنجر چلتے ہوئے دیکھے۔ عید اُن کی ہے۔ جنھوں نے اللہ کی راہ میں معصوم بچوں کو خاک و خون میں غلطان و پیچاں دیکھا۔ عید اُن حق پرستوں اور اُن محبت پسند دیوں اُن شہیدانِ حریت کی ہے۔ جنہوں نے اپنے اُوپر دُنیا کی تمام راحتیں تمام لذتیں، تمام آرام و آسائشیں محض خوشنودیٔ خدا اور رسُول کے لئے حرام کر دیں۔ عید اُن کی ہے جنہوں نے مظلوموں کے لئے آنسو بہائے ہوں۔ عید اُن کی ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگی دوسروں کی خدمت کے لئے وقف کر دی ہو۔

وصیتیں - بقیہ صـ۱۴

بقیہ صـ۱۴

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو پاکستان میں عارضی طور پر زمین الاٹ ہوتی ہے۔ اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد :- غلام محمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولہ چک ۱۶۹/ڈاکخانہ کوٹ حیات خان ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد :- محمد اسمٰعیل بقلم خود ہیڈ ماسٹر سکول کرڑیال۔

گواہ شد :- عنایت اللہ سیکرٹری مال گرمولہ چک نمبر ۱۶۹

نمبر ۱۳۸۲۳۔ میں قدرت اللہ خان ولد مولوی عبدالحق صاحب عمر ۲۸ سال ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد ماہوار ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

العبد :- قدرت اللہ خان دت ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب لاہور۔ گواہ شد محبوب عالم پریذیڈنٹ حلقہ نیلہ گنبد لاہور۔ (بقیہ ۲۶ پر دیکھئے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معدنیات ملکی اور قومی ترقی میں کہاں تک ممد ہیں؟

محترمہ ممتاز عصمت صاحبہ بیگم مہتہ عبدالخالق صاحب کوئٹہ

اللہ تعالیٰ نے جہاں دنیا میں انواع واقسام کے خزانے مخفی کر دیئے ہیں۔ وہاں انسانی فطرت میں جستجو کا مادہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اسی عادت کے ماتحت ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ انسان شبانہ روز نئے سے نئے اور حیرت انگیز تجربات اور مشاہدات کرتا رہتا ہے۔ سائنس کی دن دُونی اور رات چوگنی ترقی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر دن جو آتا ہے ایک جدید اور نئے ہی انکشاف کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ ان حیرت انگیز ایجادات کے وقوع پذیر ہونے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے روزِ ازل سے ہی یہ سب چیزیں دنیا میں ودیعت کر دی ہیں۔ لیکن ان کو مخفی رکھا۔ تاکہ یہ آب وگل کا پُتلا اپنے دماغی علم کے ذریعہ سے ان خزانوں کو ڈھونڈے اور علم میں ترقی کرے۔ اس سے یہ تصور نہ کر لینا چاہیئے۔ کہ خدانخواستہ ہم پر ظلم ہوا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل میں حکمت پنہاں ہے۔ لہٰذا اس بات میں بھی یہ حکمت رکھدی۔ کہ میرے بندے سست نہ ہو جائیں۔ محنت اور مشقت کے عادی بنیں۔ تاکہ دنیا میں لطف اندوز زندگی بسر کر سکیں۔ کیونکہ جو پھل محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے اُس سے زیادہ خوشی، زیادہ لطف اور زیادہ راحت ملتی ہے

تو اس تمہید سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے کوئی بھی ہمارے لئے بے فائدہ نہیں مثلاً پہاڑ ہیں کسی جگہ تو یہ اپنی سرسبزی اور شادابی سے عجیب بہار کا سماں پیدا کرتے ہیں۔ مگر بعض جگہ پتھروں کا یہ سرمایہ محض بنجر اور بے فائدہ ڈھیر کے ڈھیر معلوم ہوتا ہے۔ مگر ان پتھر کے تودوں میں وہ دولت مخفی رکھی گئی ہے۔ جو دنیا کی بہترین دولت ہے۔ اور وہ معدنیات ہیں۔ خیال کیا جائے تو جدید دنیا کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار ہی اسی دولت پر ہے۔ کیا کوئلہ، کیا لوہا، کیا ہیرے اور کیا جواہرات، یہ سب پتھر ہی تو ہیں۔ جو کہ عقلِ انسانی کے استعمال کے بعد کیا کچھ بن جاتے ہیں۔

اگر ہم ان معدنیات کے فوائد کو سوچیں۔ تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں، کہ دنیا کا کوئی ملک بھی صنعتی ترقی نہیں کر سکتا۔ جس کے پاس معقول مقدار معدنیات کی نہ ہو اور فی زمانہ ترقی کے زینہ پر گامزن وہی ملک ہے۔ جو کافی سرمایہ معدنیات کا رکھتا ہے اور خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوزائیدہ ملک پاکستان میں کئی ایک قسم کی معدنیات ملتی ہیں۔ جن میں سے نمک، کوئلہ، لوہا، کروم، پٹرولیم، سرمہ، سنگِ مرمر، گندھک، پھٹکری، میگنیسائیٹ جس سے میگنیشیا بنتا ہے۔ قابلِ ذکر ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئی قسم کی دھاتیں ملتی ہیں۔ جن پر ملک کی صنعتوں کا دارو مدار ہے۔

جب تک ملک صنعت میں ترقی نہیں کرتا۔ تب تک وہ ایک تہذیب یافتہ ملک بھی نہیں کہلا سکتا۔ یہ نکتہ ہمیں تاریخ کی ورق گردانی سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔ ابتداء میں جب صنعت نہ تھی۔ لوگ معدنیات کے استعمال کو نہ جانتے تھے۔ تو وہ تہذیب میں بھی بدرجہا پیچھے تھے۔ سٹون اور آئرن ایج یعنی پتھر اور دھات کا زمانہ اس امر پر شاہد ہیں۔ پتھر کے زمانہ کے لوگ جانوروں کو پتھروں سے مار کر پتھروں کو ایک دوسرے پر رگڑ کر آگ جلاتے تھے۔ اور اس پر بھون کر کھاتے تھے۔ تہذیب یہ تھی۔ کہ تن ڈھانکنے کو کپڑوں کا استعمال بھی نہ جانتے تھے۔ پتوں کے کپڑے بنا کر پہنتے اور پتے کھا کر پیٹ پالتے۔ تہذیب نے رفتہ رفتہ ترقی کی۔ پتھر کے زمانہ سے دھات کا زمانہ آیا۔ لوگوں نے کچھ اوزار بنائے۔ اور ان کا استعمال سیکھ لیا۔ اور زندگی کچھ حد تک بہتر طریق پر بسر کرنا شروع کی۔ آہستہ آہستہ تہذیب ترقی کرتی گئی۔ حتیٰ کہ موجودہ زمانہ آیا۔ بجلی جیسی نعمت ایجاد ہوئی۔ جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں بہت سی سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ سوئچ دباؤ۔ فوراً ہی کمرہ بقعہ نور بن جاتا ہے۔ گرمی ہو تو ہوا لے لو۔ سردی ہو تو گرمی حاصل کر لو۔ کھانے پینے، چلنے پھرنے، غرضیکہ ہر قسم کے کاموں میں اس کے ذریعہ سے مدد لے سکتے ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تہذیب ترقی کرتی ہے صنعت سے اور صنعت ترقی کرتی ہے ملک کی معدنی پیداوار سے۔

جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ہر ملک کی صنعتی ترقی کے لئے اس کے پاس معدنیات کا ہونا ازبس ضروری ہے اسی طرح معدنیات کو استعمال کرنے کے ذرائع ہونے بھی لازمی ہیں جو کہ ہمیں اپنے ملک میں پورے طور پر میسر نہیں۔ ان ذرائع میں سے سب سے ضروری ذریعہ پاور یا قوت ہے۔ جو مندرجہ ذیل تین طریقوں سے حاصل ہوتی ہے یا حاصل کی جاتی ہے۔

اول کوئلہ، دوم پٹرول و نیچرل گیس، سوم۔ قوت برقی

کوئلہ کو قوت پیدا کرنے کے لئے استعمال میں لا کر بہت سے کام نکالے جاتے ہیں۔ مثلاً ریلوے انجن میں کوئلہ پانی کو بھاپ کی شکل میں تبدیل کرتا ہے۔ جس سے قوت پیدا ہو کر انجن چل سکتا ہے۔ کئی ایک فیکٹریاں اور مشینیں چلنے کا انحصار بھی اسی دھات پر ہے۔ مگر ہمارے ملک میں اتنی مقدار کوئلہ کی نہیں۔ جس کے ذریعہ سے ہم اپنی تمام ضروریات پورا کر سکیں۔

مثال کے طور پر ہمارے پاس ایک اعلیٰ قسم کی اور اچھی مقدار میں دھات جس کا نام کروم ہے ملتی ہے مگر چونکہ اس کو استعمال کرنے کے ذرائع ہمارے پاس نہیں۔ لہٰذا ہم اس کو صرف دوسرے ممالک میں ہی بھیجتے ہیں۔ اور دوسرے ملک ہی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ہمارے ملک کے صوبہ بلوچستان میں اعلیٰ قسم کے کروم کے ذخیرے ملتے ہیں۔ جس کی نوعیت دنیا بھر میں بڑی وقعت رکھتی ہے (crome) کروم ایک ایسی دھات ہے جس کے بغیر نہ پکا لوہا بن سکتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور ایسی ضروری شے بن سکتی ہے۔ جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ یہ دھات فوجی نقطہ نگاہ سے بھی بڑی اہمیت رکھتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ٹینک، توپیں اور مختلف قسم کے آلاتِ حرب اس سے بنتے ہیں۔ مگر باوجودیکہ اس دھات کے ذخیرے ہمارے پاس ہیں۔ ہم اس چیز سے اپنے ملک میں فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ کیونکہ اس سے مختلف چیزیں بنانے کے لئے نہ ہمارے پاس کافی مقدار میں کوئلہ ہے۔ اور نہ ہی فی الحال بجلی اور پٹرول میسّر ہے جس سے بڑی بڑی مشینیں چلا سکیں یا کارخانے قائم کرسکیں اور نہ ہی مشینری۔ بہت حد تک کوئلے کی کمی جو ہمارے ملک میں محسوس کی جارہی ہے۔ وہ پٹرول اور نیچرل گیس سے پوری کی جاسکتی ہے جہاں ماہر طبقات الارض کا یہ خیال ہے۔ کہ ہمارے ملک میں اعلےٰ قسم کے کوئلے کے ذخیرے ملنے کا امکان بہت کم ہے وہاں اُنہیں ماہرین کو نہ صرف اُمید ہے۔ بلکہ یقین واثق ہے۔ کہ ہمارے ملک میں تیل یا کروڈ آئل یعنی خام تیل اور نیچرل گیس کے ذخیرے کافی مقدار میں موجود ہیں۔ جس کو معقول مقدار میں مہیا کرنے کے لئے ہماری حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ مختلف ذرائع اختیار کرے۔ فی الحال پاکستان میں صوبہ پنجاب میں۔ اٹک کا علاقہ ایک حد تک کافی مقدار میں تیل وغیرہ نکال رہا ہے۔ جس کی صفائی کا کارخانہ راولپنڈی میں قائم ہے۔ مختلف جگہوں پر اور بھی کوشش کی جارہی ہے۔

لیکن ملک کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ڈر محسوس کیا جارہا ہے۔ کہ کام بہت آہستگی سے کیا جا رہا ہے جس سے فائدہ کم ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں بھی پٹرول کے ذخیرے ملتے ہیں۔ اور وہاں بھی یہ کام محدود پیمانے پر ہی ہے۔

یہ امر مدنظر رکھتے ہوئے کہ معدنیات ملک کی اقتصادی اور تمدنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کتنی اہم ہیں یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جہاں ایک طرف تو ہماری حکومت مختلف معدنیات کو کلی طور پر معلوم کرنے کے ذرائع اختیار کرکے فوائد حاصل کرنے کا انتظام کرے۔ تا جگہ بجگہ صنعتیں ہونے سے ملک کی اقتصادی حالت ترقی پذیر ہو۔ وہاں ہمارے بہن بھائیوں کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو فن طبقات الارض کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ اگر ہمارے پاس معدنیات کے ذخیرے موجود ہوں۔ لیکن ایسے انجنیئر نہ ہوں۔ جو ان کو معلوم کرکے نکال سکیں اور ان کو مفید بنا سکیں۔ تو اس حالت میں بھی ہم دوسروں کی مدد کے محتاج رہیں گے۔ ہماری سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ ہی یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ جہاں جہاں تک ممکن ہوسکے۔ اقتصادی آزادی بھی حاصل ہو۔ تاکہ ہم اپنے آپ کو آزاد اور تہذیب یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا کرسکیں۔

اُوپر کے بیان سے ثابت ہُوا۔ کہ ملک کی خوشحالی اور قوم کی ترقی کا دارومدار بہت حد تک اس مخفی خزانے پر ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کروڑ ہا سال سے زمین میں مدفون کر رکھا ہے۔ تو ہمارا فرض یہ بھی ہے۔ کہ جہاں ہم اس کو اپنے ملک کی خوشحالی، بہبودی اور ترقی کے لئے استعمال کریں۔ وہاں صحیح معنوں میں بنی نوع انسان کے آرام و آسائش کے لئے بھی کام میں لائیں۔ اور اس کے صحیح استعمال سے اُن کو آرام پہنچانے کے ذرائع سوچیں۔ تاکہ ان کو تباہی اور بربادی کے گڑھے میں دھکیل دینے کی تجویزیں مدنظر رکھیں۔ (Uranium)

جیسے ایٹم اور ہائیڈروجن بم کی ایجاد سے ایٹم یورینیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام کے ایمان افروز واقعات

(محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالقادر صاحب از لائل پور)

(۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شب مدینے کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے۔ آپ ایک مکان کے پاس ٹھٹک گئے۔ تھوڑی دیر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے رہے ایک بڑھیا اور اسکی لڑکی آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔

بڑھیا۔ بیٹی اُٹھ کر ذرا دُودھ میں پانی ملا دے۔

لڑکی:۔ اُمّی آپ کو معلوم نہیں۔ کہ امیر المومنین نے منادی کرا دی ہے۔ کہ دُودھ میں کوئی شخص پانی نہ ملائے

بڑھیا۔ بیٹی اس وقت کون دیکھ رہا ہے۔ نہ امیر المومنین ہیں نہ امیر المومنین کی منادی۔

لڑکی۔ خدا کی قسم ہمیں یہ سزاوار نہیں۔ کہ ہم ظاہر میں تابع فرمان ہوں اور باطن میں نافرمان۔

بڑھیا۔ کہ تو رہی ہوں۔ اس وقت کون دیکھتا ہے۔ کہ تم باطن میں نافرمان ہو۔

لڑکی۔ اُمّی واہ آپ نے کیا بات کی۔ امیر المومنین نہیں تو امیر المومنین کا پروردگار تو دیکھ رہا ہے۔

اس لڑکی کو کیا معلوم تھا۔ کہ امیر المومنین کا سمیع و بصیر پروردگار تو دیکھ ہی رہا تھا۔ خود امیر المومنین بھی باہر کھڑے یہ دلچسپ روداد سُن رہے تھے اور دل ہی دل میں نوجوان لڑکی کی کیفیت ایمان پر خوش ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس مکان پر ایک نشان کر دیا۔ اور دبے پاؤں واپس چلے گئے۔ دوسرے دن صبح اپنے فرزند عاصم سے کہا۔ کہ فلاں مکان پر جاؤ۔ وہاں ایک لڑکی ہے۔ اگر اس کا نکاح نہیں ہوا تو تم اس سے نکاح کر لو۔ شائد اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے مبارک اولاد عطا کر دے۔ عاصم نے اس لڑکی کے ساتھ عقد کر لیا۔ وقت گذرتا گیا۔ ایک روز امیر المومنین نیند سے بیدار ہوئے۔ آپ آنکھیں ملتے جاتے تھے اور کہہ رہے تھے۔ "وہ کون شخص ہے۔ جو عُمر کی اولاد سے ہوگا۔ اور اس کی سیرت پر ہوگا۔" آپ کا اشارہ اُس خبر کی طرف تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات مطلع کیا۔ چنانچہ عاصم کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ یہ لڑکی جب بڑی ہوئی۔ تو اس کا عقد عبدالعزیز بن مروان سے ہوا۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز سیرت فاروقی لے کر اسی لڑکی کے بطن سے پیدا ہوئے۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین

---

(۲)

احیاء العلوم میں حضرت امام غزالیؒ ایک روایت درج کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ ایک شب گشت کر رہے تھے۔ آپ نے ایک مکان سے کسی مرد کے گانے کی آواز سنی دیوار پر چڑھ کر آپ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اس مرد کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس ایک عورت بیٹھی ہے۔ اور محفلِ راگ و رنگ گرم ہے۔

حضرت عمرؓ (نے کڑک کر کہا) اے دشمنِ خدا کیا تو خیال کرتا ہے۔ کہ اللہ تیرے عیب کو چھپا لیگا۔ جب کہ تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے۔

وہ شخص۔ اے امیر المومنین آپ جلدی نہ کریں۔ غور کریں۔ اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی ایک نافرمانی کی ہے۔ تو آپ نے تین۔

حضرت عمرؓ:۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بتاؤ تو وہ کیسے؟

وہ شخص۔ حضرت سنیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا کہ تجسس نہ کرو۔ مگر آپ نے تجسس کیا۔

حضرت عمر۔ اچھا یہ تو ہوئی ایک دوسری معصیت۔

وہ شخص۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولیس البر ان تاتوا البیوت من ظهورها کہ یہ کوئی نیکی نہیں۔ کہ تم گھروں میں دیواروں پر سے پھاند کر آؤ۔ آپ دروازہ چھوڑ کر دیوار پر سے آئے۔

حضرت عمر۔ یہ دو ہوئیں تیسری معصیت

وہ شخص۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم الا ان تسلموا علی اهلها۔ کہ دوسرے گھروں میں جب تم داخل ہو تو سلام علیک کہے بغیر داخل نہ ہو۔ آپ بدوں سلام علیک کئے داخل ہوئے۔

حضرت عمر۔ یہ تو بتاؤ۔ کہ اگر میں تمہیں معاف کر دوں۔ تو تم مجھے معافی دے سکتے ہو۔

وہ شخص۔ ہاں یا امیر المومنین میں معافی دے سکتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی گوش گزار کر دوں۔ کہ اگر آپ نے معاف کر دیا۔ تو خدا گواہ ہے میں کبھی اس فعل کا مرتکب نہ ہونگا۔

---

(۳)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش امام ہیں۔ اور میں نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آپ محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں ایک عورت آئی۔ اور کھجوروں کا طباق آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اس میں سے ایک کھجور اٹھائی اور کہا اے علیؓ کھاؤ گے۔ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے اپنا ہاتھ دراز کیا۔ اور کھجور میرے منہ میں ڈال دی۔ پھر ایک کھجور اُٹھائی اور کہا اے علیؓ کھاؤ گے میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے یہ کھجور بھی میرے منہ میں ڈال دی۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور وضو کر کے مسجد میں چلا گیا۔ حضرت عمر پیش امام تھے۔ آپ کے پیچھے میں نے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں ارادہ کر ہی رہا تھا کہ آپ سے اپنا خواب بیان کروں۔ کہ اسی اثناء میں ایک عورت آئی۔ اور مسجد کے دروازے پر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ہاتھ میں کھجوروں کا طباق تھا۔ وہ آگے بڑھی۔ اور یہ طباق حضرت عمرؓ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے ایک کھجور اُٹھا کر کہا۔ اے علی کھاؤ گے میں نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ نے یہ کھجور میرے منہ میں رکھ دی۔ پھر دوسری کھجور اٹھا کر آپ نے یہی کہا۔ کہ اے علی کھاؤ گے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں آپ نے یہ کھجور بھی میرے منہ میں ڈال دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آپ نے باقی کھجوریں صحابہ کے درمیان لٹا دیں۔ میں یہ چاہتا تھا۔ کہ ان کھجوروں سے کچھ اور لے لوں۔ میں دل میں یہ خیال کر ہی رہا تھا۔ کہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ برادرِ من! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو زیادہ دے دیتے۔ تو میں بھی زیادہ دے دیتا۔ میں نے تعجب کیا۔ اور دل میں کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے رات کے خواب سے مطلع کر دیا۔ آپ نے میری طرف دیکھا۔ اور کہا۔ اے علی مؤمن اپنے دینی نور کی وجہ سے دیکھ لیتا ہے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے ایسا ہی خواب میں دیکھا ہے۔ اور آپ کے ہاتھ سے کھجور کھانے میں وہی مزہ اور لذت حاصل کی۔ جو آنحضرت صلعم کے دستِ مبارک سے کھجور کھانے میں لذت محسوس کی۔

بقیہ ۳۰ ۔ پھول کی رانی

ایک اندھیری کوٹھڑی میں مقفل پایا۔ اور جب ہاتھ ہلائے۔ تو لوہے کی زنجیروں نے جھنکار دی۔ وہ ڈر گئی۔ اور آنسو اس کے گلابی گلابی رخساروں پر بہنے لگے۔ اُن کو ٹپکتے ہوئے دیکھ کر وہ ضبط نہ کر سکی۔ اور چلّا اُٹھی۔ اے خدا! میں کس گناہ کے عوض اس مصیبت میں گرفتار ہوں۔ کس لئے مبتلائے آزار ہوں۔ رحم کر۔ رحم کر مجھ بے گناہ پر رحم کر۔ (باقی آئندہ)

"یہ دولت"

محترمہ زکیہ ناہید صاحبہ سیٹھی۔ سیالکوٹ

* اس دولت سے ہم بیش بہا قیمتی کتابیں خرید سکتے ہیں۔ مگر علم نہیں خرید سکتے۔
* اس دولت سے ہم اپنے خوشامدی پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر اُن میں اپنے لئے حقیقی محبت پیدا نہیں کر سکتے۔
* اس دولت سے ہم حکیموں اور ڈاکٹروں سے دوائیں خرید سکتے ہیں۔ مگر ہم صحت نہیں خرید سکتے۔
* اس دولت سے ہم آنکھوں کے لئے عُمدہ عُمدہ عینکیں خرید سکتے ہیں۔ مگر آنکھوں کی بینائی نہیں خرید سکتے۔
* اس دولت سے ہم نرم نرم اور گُدگُدے بستر خرید سکتے ہیں۔ مگر میٹھی میٹھی نیند نہیں خرید سکتے۔
* اس دولت سے ہم زیورات خرید سکتے ہیں مگر حُسن نہیں خرید سکتے۔
* اس دولت سے ہم جسمانی راحتیں خرید سکتے ہیں مگر روحانی مسرتیں نہیں خرید سکتے۔

"گویا کہ ہم اپنی فانی زندگی کے لئے اس سے یعنی دولت سے ہر ایک قسم کا آرام حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر ہم اپنی حقیقی زندگی کو اس دولت سے کسی طرح بھی خوش نہیں رکھ سکتے۔"

درخواست دعا ۔ میری حقیقی بھاوجہ دلشاد بیگم اختر بیگم کیپٹن محمد اسحٰق خان کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ دعائے صحت فرمائیں۔ نیز ان کی بچی بشریٰ نسرین کے لئے بھی دعا فرماویں۔ فقط مطلوبہ خاتون شاکر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ تاندلیانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول رانی (۲)

(مبارکہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

رات کی تاریکی کافور ہوئی۔ آفتاب سنہری کرنوں کا تاج پہنے ہوئے نہایت آب و تاب کیساتھ گوشہ مشرق سے نمودار ہوا۔ پرندے گھونسلوں سے نکلے۔ اور دھوپ میں پروں کو پھیلا پھیلا کر انگڑائیاں لینے لگے۔ نعیمہ خواب سے بیدار ہوئی۔ اور نماز پڑھنے لگی۔ نماز سے فارغ ہوکر باہر آئی۔ تو چہرے کو اترا ہوا دیکھ کر بوڑھے باپ نے پریشانی کا سبب پوچھا۔ وہ رو پڑی اور کہنے لگی۔ اباجان! رات میں نے ایک ہولناک خواب دیکھا ہے۔ جسکو دوہرانے سے میرے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ پولیس کے سپاہیوں نے چوری کے الزام میں ہم دونوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ میں چلا رہی ہوں لیکن کوئی نہیں سنتا۔ آخر ہمیں یہاں سے لے جایا گیا۔ جہاں دونو ایک دوسرے سے جدا کر دیئے گئے۔ اور میں بیہوش ہوگئی۔ مجھے کچھ پتہ نہ رہا۔

نعیمہ اتنا ہی کہنے پائی تھی۔ کہ راجکماری آ پہنچی اور اور آتے ہی پکار اٹھی۔ نعیمہ! تم نے یہ کیا غضب کیا۔ کہ مہارانی کی انگوٹھی کو چرا لیا۔ اگر بھلا چاہتی ہو۔ تو ابھی واپس دے دو۔ ورنہ بات بہت دور پہنچ جائیگی۔

ان الفاظ کا سننا تھا۔ کہ نعیمہ کانپ اٹھی۔ اس پر ایسی وحشت طاری ہوئی۔ کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں لیکن ذرا سنبھل کر بولی۔ "راجکماری آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ میں نے تو مہارانی کی انگوٹھی دیکھی تک نہیں۔ پھر بھلا چرائی کیونکر؟

راجکماری۔ نعیمہ! جھوٹ مت بولو۔ جھوٹ بولنے سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ تم نہیں جانتیں۔ کہ یہ انگوٹھی کس قدر قیمتی ہے۔ اگر تمہیں اس کی قیمت معلوم ہوتی تو میں یقیناً کہہ سکتی ہوں۔ کہ تم اسے نہ چراتیں۔ اپنی کم سنی پر رحم کھاؤ۔ اور انگوٹھی جہاں رکھی ہے۔ وہاں سے لے آؤ۔

نعیمہ۔ نہیں راجکماری! میں نے انگوٹھی نہیں چرائی۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ اگر کسی کی گری پڑی چیز بھی مجھے مل جائے۔ تو جب تک میں اسے مالک کے حوالے نہ کرلوں۔ مجھے چین نہیں آتا۔

راجکماری۔ انگوٹھی تمہارے پاس ہے۔ اور تمہیں دینی ہوگی۔ کمرے میں تمہارے سوا کوئی نہ تھا۔ جس پر شبہ کیا جائے۔ اس دروغ گوئی سے کام نہیں نکلیگا۔

نعیمہ۔ میں سچ کہتی ہوں۔ میں نے انگوٹھی نہیں چرائی مجھ پر الزام لگایا جا رہا ہے۔

مالی۔ نعیمہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اگر واقعی تم نے انگوٹھی چرائی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اول یہاں پر ذلیل ہو گی۔ دوسرے خدا کے حضور جو ہر وقت تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ سزا پاؤ گی۔ افسوس! تم نے میری نصیحتوں پر عمل نہ کیا۔ سونے کی ظاہری چمک دمک تمہاری راستی پسند نیک طبیعت پر غالب آگئی۔ اگر انگوٹھی چرائی ہے۔ تو فوراً مان لو۔ اور اسے واپس دے دو کیونکہ قصور کا مان لینا چھپانے سے بہتر ہوتا ہے۔

نعیمہ۔ ہاں اگر ہو۔ تو مان لوں۔ جب دیکھی ہی نہیں۔ تو کیسے کہہ دوں کہ لی ہے۔

مالی۔ بیٹی میرے سفید بالوں کی طرف دیکھو۔ بڑھاپے میں ان پر رسوائی کا سیاہ دھبہ نہ آنے پائے۔ مجھ پر احسان کرو۔ اور سچ سچ بتا دو۔ کہ انگوٹھی کہاں ہے۔ اور اسے چرانے سے تمہارا کیا مقصد تھا؟

نعیمہ۔ نے اپنی اشکبار آنکھیں نیلے آسمان کی طرف اُٹھائیں۔ اور رو کر کہنے لگی۔ خدا جانتا ہے۔ میں نے انگوٹھی نہیں چُرائی۔ میری روح ابھی تک گناہوں کی آلودگی سے پاک ہے۔

بوڑھے باپ کو یقین ہو گیا۔ کہ میری بیٹی سچ کہتی ہے انگوٹھی اس کے پاس نہیں ہے۔ پس اس کو تسلی دینے لگا۔ کہ صبر کرو ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ حاکم جس کو حکومت زمین و آسمان پر پھیلی ہوئی ہے۔ ہماری بھی نگہبانی کرے گا۔ اگرچہ زمانہ خلاف ہو جائے۔ ہر شخص ہمارا بُرا چاہے۔ تو پرواہ نہیں۔ کیونکہ دو جہانوں کا مالک ہمارا خدا ہماری مدد کرے گا۔ جو سب کا مالک ہے۔ اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ اے انسان! اگر تو خطا وار نہیں۔ محض تم پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ تو تو خوف مت کھا۔ کیونکہ ایک دن تیری بے گناہی دوپہر کے آفتاب کی طرح دنیا میں چمکے گی۔ راجکماری ان الفاظ کو سنکر ضبط نہ کر سکی۔ اور نعیمہ سے رو کر کہنے لگی۔ کہ جب میں تم سے یہ الفاظ سنتی ہوں۔ تو مجھے یقین ہو جاتا ہے۔ کہ تم بے گناہ ہو لیکن جب موقع محل دیکھتی ہوں۔ تو جرم کی مرتکب تم ہی نظر پڑتی ہو۔ خیر میں واپس جاتی ہوں۔ اور رانی کو سمجھاتی ہوں۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ بات چھپی نہ رہے گی۔ اور جب انگوٹھی نہ ملی۔ تو ضرور تفتیش ہوگی۔ پیاری نعیمہ الوداع! یہ کہکر راجکماری چلی دی۔ اور یہاں سناٹا چھا گیا۔ آخر بوڑھے مالی نے قفلِ خاموشی توڑا۔ اور کہنے لگا۔ بیٹی غم نہ کھاؤ۔ اُس خدا کو اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔ فرض کرو۔ کہ اگر مصیبت کا سامنا ہوا تو یہ مت سمجھنا۔ کہ میری قسمت خراب تھی۔ بلکہ مصیبت ہماری بہتری کے لئے نازل ہوتی ہے۔ ممکن ہے۔ تمہیں مجھ سے جدا کر دیا جائے۔ لیکن بوڑھے باپ کی یہ نصیحت یاد رکھنا کہ چاہے مشکلات اور تکلیفات تمہیں کتنا ہی ڈرائیں۔ دھمکائیں۔ خوف دلائیں لیکن راستی سے نہ ڈگمگانا۔ میں جہاں بھی ہونگا۔ تمہارے لئے دعائے خیر کرتا رہونگا۔

مالی کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ کپتان پولیس دو سپاہیوں کو ہمراہ لیکر دروازے پر آ دھمکا۔ نعیمہ نے اُسے دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور باپ کے دامن سے لپٹ گئی۔ سپاہی نے کھینچکر دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ نعیمہ کے نرم اور نازک ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا دی گئیں۔ وہ بیچاری بیہوش ہو گئی۔ ادھر اس کے باپ کو حراست میں لے لیا گیا۔ اور شاہی جیلخانہ میں لے جا کر دونوں کو علیحدہ علیحدہ بند کر دیا گیا۔ جب نعیمہ غش سے بیدار ہوئی۔ تو اس نے اپنے آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اور ستارے مسکرا اُٹھے"

"نسیمہ" بنت حافظ غلام محمد صاحب مرحوم آف ماریشس

رات بے حد تاریک اور اندھیری ہے۔ ہر چہار اطراف سے ظلمت اور تاریکی کی گھٹائیں گھری ہوئی ہیں۔ جن سے اس رات کی تاریکیوں میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ ہر سینہ پر بے پناہ خاموشی طاری ہے۔ اور اس خاموشی سے فضا اور بھی خوفناک ہوگئی ہے۔

ایسے میں قبیلہ کے چُنے ہوئے بہادروں کا جتھہ اپنی تیار کردہ سکیم کے مطابق ایک گھر کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ ہر ایک نے تلوار سونتی ہوئی ہے اُنہیں اپنی کامیابی کا پُورا پُورا یقین ہے۔ اور دل ہی دل میں اس بات پر بے حد مسرور ہو رہے ہیں۔ کہ ان کے تمام ناپاک اور بد ارادے آج کی رات پورے ہوں گے۔ آج وہ اپنی تمام گذشتہ ناکامیوں کو کامیاب بنانے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ وہ بے تابی و بے قراری سے آنیوالے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک پتہ ہلتا ہے تو وہ چونک پڑتے ہیں .... ذراسی آہٹ پر ان کے دل دھڑک اُٹھتے ہیں ——— ہر حملہ آور ہمہ تن انتظار ہے ——— اس اثناء میں جبکہ تمام عالم محوِ استراحت ہے۔ اور کائنات کا ذرّہ ذرّہ محوِ خواب، مالک خانہ بڑے آرام اور سکون سے اپنے معبودِ حقیقی کے آستانہ پر سربسجود ہے۔ جیسے اسے ان دشمنوں کی پرواہ ہی نہیں .... وہ ہر ایک بات سے بے نیاز اپنے محبوب سے باتیں کرنے میں مشغول ہے۔ عبادت سے فارغ ہو کر مالک خانہ نے اپنے پاس سوئے ہوئے ساتھی کو آہستہ سے جگایا۔ اور جملہ ہدایات دینی شروع کیں۔

"دیکھو یہ یہ امانتیں فلاں فلاں آدمیوں کی ہیں تم ان میں سے ہر ایک کو اس کی امانت بحفاظت پہنچا کر میرے پیچھے چلے آنا۔ خبردار! کسی کی امانت میں رتی بھر فرق نہ آئے۔ سب کی امانتیں اس کے سپرد کیں۔ اور اسے اپنی چارپائی پر لٹا دیا ——— معصوم ملائک حیرت واستعجاب سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ اور سوچ رہے تھے۔ کہیں ان کی آنکھیں دھوکا تو نہیں کھا رہیں ———

ایک طرف تو وہ لوگ اس کے گھر کا محاصرہ اس کے قتل کے لئے کئے ہوئے ہیں۔ ہاں اس کے قتل کے لئے۔ جس کے پاس ابھی تک ان کی امانتیں پڑی ہوئی ہیں۔ اپنے امین کے ——— اور وہ اُن کی امانتوں کے لئے اس وقت بھی متفکر ہے۔ جب اس کی جان کا اتنا سخت خطرہ ہے۔ اسے اپنی جان سے زیادہ انکی امانتوں کا فکر ہے۔ کہ کہیں ان میں خیانت نہ ہو جائے ——— رات نصف گذر چکی ہے........ محاصرہ کرنے والے انتظار کرتے کرتے تھک چکے ہیں ——— رات پہلے سے بھی زیادہ .... تاریک سے تاریک تر ———

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی چلی جا رہی ہے...... گہری تاریکی ...... ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا..... دیکھو ہولناک خاموشی .... نیند تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی ہے...... دروازہ آہستہ سے کھلا ۔ فرشتوں کے دل دھڑک اٹھے .... وہ سب کے سب نیند میں مدہوش تھے ۔ قتل کے متوالے نیند کے متوالے بن چکے تھے........ اور دور ..... بہت دور........ ننھے ننھے ٹمٹماتے ہوئے .... ستاروں نے آسمان کے نیلے دریچوں میں سے جھانکتے ہوئے دیکھا ——— اور صحرا میں دو دوست .... پہلو بہ پہلو چلے جا رہے تھے .... ننھے ستارے انہیں خطرے سے باہر دیکھ کر بے اختیار خوشی سے مسکرا اٹھے ...... بھلا بوجھئے تو ——— وہ کون تھے ؟

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سپرد قلم کرتی ہوں کہ میری ہمشیرہ زکیہ بیگم اہلیہ شیخ شریف اللہ لاہور بروز جمعرات ۲۴ اگست کو ایام زچگی میں بوجہ حرکت قلب بند ہو جانے کے انتقال فرما گئیں ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نے ۲۵ سال عمر پائی ۔ اپنے پیچھے تین معصوم بچے چھوڑے ہیں ۔

درویشان قادیان و دیگر احباب سے درخواست ہے ۔ کہ مرحومہ کی درجات بلندی کیلئے دعا فرمائیں ۔ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین

غمزدہ ناصرہ بیگم بنت مرزا محمد حسین سیکرٹری مال راولپنڈی ۔

اقوال زریں

محمودہ دختر شیخ محمد لطیف صاحب ملتان

۱ ۔ علم ایک چشمہ ہے ۔ جس پر لوگ آتے ہیں اور نالیاں نکالتے ہیں اور خدا اس سے بہتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے ۔ لیکن کوئی حکمت خاموش ہو ۔ تو جسم بے روح ہے ۔ اگر کوئی علم لٹایا نہ جائے ۔ تو وہ مدفون خزانہ ہے ۔ عالم کی مثال اس شخص کی سی ہے ۔ جو تاریک راستہ میں چراغ دکھاتا ہے ۔ تاکہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں ۔ اور دعا دیں (سلیمان فارسی)

۲ ۔ لوگوں میں اس طرح رہو ۔ جیسے اڑنے والی شہد کی مکھی ۔ کہ اسکو ہر چڑیا اپنے آپ سے کمزور سمجھتی ہے لیکن اگر اس کو معلوم ہوتا ۔ کہ اس پیٹ میں کیا برکت بھری ہوئی ہے تو وہ ایسا نہ کرتی ۔ لوگوں کے ساتھ جسم اور زبان سے ملے رہو ۔ اور عمل سے الگ ۔ (حضرت علی رض)

۳ ۔ خدا کے تعلق نے میرا کوئی دوست باقی نہ رکھا ۔ قیامت کے خوف نے میرے بدن پر گوشت نہیں چھوڑا ۔ اور ثواب آخرت کے یقین نے میرے گھر میں کوئی چیز نہیں رہنے دی ۔ (حضرت ابوذر)

۴ ۔ خدا کے شوق میں موت سے محبت رکھتا ہوں اور مرض کو چاہتا ہوں ۔ کہ وہ میرے گناہ کا کفارہ ہو جائے اور خدا کے سامنے خاکسار بننے کے لئے فقیر کو دوست رکھتا ہوں ۔ (حضرت ابو فقہا رض)

۵ ۔ اللہ کی اطاعت غیر اللہ سے بغاوت کا دوسرا نام ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اور ظلمت

چوہدری رحمت اللہ صاحب احمد پور شرقیہ

اُٹھو بہر تبلیغِ دیں نوجوانو　فلک سے پیامِ خدا آ گیا ہے
مسیحا نے بُرہاں دئے ایسے جن سے　ضلالت کا ایوان تھرا گیا ہے
یدِ بیضا کیسا ہویدا کیا ہے　کہ تاریک چہروں کو چمکا گیا ہے
ہوئی اس سے شاداب تقویٰ کی کھیتی　گلستاں صداقت کا لہرا گیا ہے
بھری جھولیاں خوب غواصِ دیں نے　لٹا موتیوں کے وہ دریا گیا ہے
وہی کر دکھایا ہے فضلِ عمر نے　کہ جو کر پیارا مسیحا گیا ہے
مقابل پہ احراری شوخی سے آیا　ہوا سامنا جب تو دوڑا گیا ہے
ہے کیا اب بھی اسمیں تقابل کی طاقت　کہ جھوٹے کے گھر تک سچا گیا ہے
پشیماں نہ ہو اپنے اعمال پر کیوں　کہ چوراہے پر پھوٹ بھانڈا گیا ہے

عجب راگ تو نے سنائے ہیں رحمت
یہ بلبل نیا باغ میں آ گیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

گکرے

محترمہ عبد الرحمن صاحبہ از ربوہ

یہ آنکھ کی ایک متعدی بیماری ہے۔ اور کافی عرصہ تک رہتی ہے۔ ہر عمر میں ہو سکتی ہے اس کی وجہ سے آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ اگر اس کا علاج بروقت نہ کیا جائے۔ تو تباہ کن نتائج پیدا کرتی ہے۔ گکروں کی وجہ سے دنیا کے کئی حصوں میں لوگ اندھے ہو گئے ہیں۔

وجہ

اس کی اصل وجہ تو اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔ مریض کی آنکھوں سے جو پانی نکلتا ہے۔ وہ کئی اور تندرست آدمیوں کو بیمار کر دیتا ہے۔ ایسا انگلیوں، تولیوں، اور رومالوں وغیرہ کے اکٹھے استعمال سے ہو جاتا ہے۔ خیال ہے۔ کہ اس بیماری کا کیڑا اعلیٰ سے اعلیٰ خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتا۔

چونکہ سکولوں، پاگل خانوں اور فوجی بیرکوں کے علاوہ ان جگہوں میں یہ بیماری کثرت سے پائی جاتی ہے جہاں لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ اور اپنی صفائی کے بارہ میں بالکل احتیاط نہیں کرتے۔ روس، پولینڈ، ہنگری، جاپان، چین، ہندوستان، پاکستان، عرب، مصر میں یہ بیماری کثرت سے پائی جاتی ہے۔ بہ نسبت انگلینڈ کے وہاں اس کے مریض شاذ ہی ملتے ہیں۔ حبشی لوگوں میں یہ بیماری بالکل نہیں پائی جاتی۔

شکایات

اس بیماری کے مریض کی آنکھیں دھوپ میں نہیں کھلتیں۔ نیز آنکھوں سے پانی بہنے کے علاوہ خارش بھی ہوتی ہے۔ درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ اس کی بینائی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ پپوٹے سوج جاتے ہیں۔ یہ بیماری آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہے۔ اور مہینوں رہنے کے بعد مریض اس کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

پیچیدگیاں

اس کا علاج نہ کرنے سے آنکھوں میں ٹریال پڑ جاتے ہیں۔ شروع میں علاج نہ کرنے سے جلد یا بدیر مکمل طور پر بینائی ضائع ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ غربا میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ اچھی خوراک نہ ملنے سے بھی اس بیماری پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

حفظ ماتقدم

ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ اپنا تولیہ، رومال الگ رکھے اگر گھر میں کسی کو یہ تکلیف ہو۔ تو اس کا علاج فوراً کروانا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے اس سے بچے رہیں۔

علاج

مکمل طور پر آرام تب ہی آسکتا ہے۔ جب کہ مریض کم از کم چھ ماہ تک کسی لائق ڈاکٹر سے علاج کروائے آنکھ صاف ہونے پر کاپر سٹریٹ لوشن کا ایک قطرہ آنکھوں میں ۳

ہم. صبح کے وقت دانتوں پر ملنا چاہیئے۔ اور رات کو سوتے وقت "بورک ایسڈ" سے کلی کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ تعلیم القرآن کلاس

امسال تعلیم القرآن کلاس میں جو کہ ہر سال ماہ رمضان میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی لگائی جاتی ہے۔ بیرونی لجنات سے کل ۱۳ طالبات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۲ کامیاب ہوئیں۔ ان کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔

اول آنے والی طالبہ مکرمہ رابعہ بیگم آف سماعیلیہ تھیں۔ جنہوں نے ۴۵۰/۵۰۰ نمبر حاصل کئے۔ اور دوئم آنے والی طالبہ مکرمہ حمیدہ بیگم بنت حکیم نظام دین صاحب آف لاہور تھیں جنہوں نے ۴۲۵/۵۰۰ نمبر حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ ان طالبات کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام طالبات	قرآن کریم 100	سیرۃ و تاریخ 100	فقہ و حدیث 100	کلام 100	علم عربی 100	کل نمبر حاصل کردہ 500
۱	حمیدہ بیگم	87	65	83	94	96	425
۲	نذیر بیگم	65	53	50	57	58	485
۳	سلیمہ قدسیہ	84	65	77	88	87	401
۴	شریفہ بیگم	23	47	47	46	75	238
۵	فاطمہ بیگم	47	48	23	58	54	230
۶	امۃ اللطیف	59	70	50	91	88	358
۷	طاہرہ بیگم	72	63	70	97	92	394
۸	امۃ الرشید	58	63	64	97	82	364
۹	رابعہ بیگم	83	82	87	99	99	450
۱۰	امۃ القیوم	35	79	48	82	94	338
۱۱	امینہ بیگم جہور	5	44	34	46	42	171
۱۲	مسعودہ بیگم چک نمبر 127	14	84	71	96	84	349

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید نسخے

بال بڑھانے کی ترکیبیں

رتن جوت تو مبر کے بیج دار چینی کی لکڑی ان سب چیزوں کو باریک کوٹ کر کسی باریک کپڑے میں چھان لیں چھاننے کے بعد کپڑے میں جو موٹا موٹا مصالح رہ جائے۔ اس کو دوبارہ باریک پیس لیں۔ اور ایک آدھا ناریل کے خالص تیل نکالیں کر ان سب چیزوں کو جو باریک پسی اور چھنی رکھی ہیں تیل میں ملالیں۔ اور کسی بڑے منہ کی بوتل میں رکھ کر مضبوط ڈاٹ لگا کر سات دن روزانہ دھوپ میں رکھیں۔ آٹھویں دن خوش رنگ اور خوشبودار تیل بالکل تیار ہوگا۔ بے خوف و خطر استعمال کریں۔

گاجر سے نکھار

گاجروں میں صاف کرنے اور جلد کو سرخی مائل کرنے کی خاص صفت ہے۔ رنگ و روپ میں نکھار پیدا کرنے کے لئے اس سبزی کا پورا پورا استعمال کرنا مناسب ہے۔

بھاپ سے یا پانی میں اُبال کر یا مل کر گاجر کا استعمال کرنا کھال میں رفتہ رفتہ ایسی خوشنمائی پیدا کرتا ہے کہ حیرت ہوگی۔ جلد اثر پیدا کرنے والے کے لئے کچی گاجر کا عرق روزانہ پینا چاہیئے۔ درمیانی درجہ کی گاجر عرق نکالنے کی دستی مشین میں رکھ کر عرق نکالیں۔ اور اس عرق کو ایسے کپڑے میں نچوڑیں۔ جس میں پنیر بنا ہو۔ عرق کا ذائقہ نہائیت عمدہ ہو جائے گا۔ اس عرق کو پی کر ادھر سے تازہ دودھ پی لینا چاہیئے۔ یا ملائی کھانی چاہیئے۔ عرق اور دودھ ملکر معدہ جگر اور آنتوں کو بے حد فائدہ پہنچاتے ہیں

گاجر اختلاجِ قلب کو دور کرتی ہے اور مفرح ہے۔

سردیوں میں اس کا حلوہ بنا کر روزانہ کھانا ...... بہت طاقت بخشتا ہے۔

سعیدہ بیگم اہلیہ عبد القدیر۔ لاہور

وصایا۔ بقیہ صـ ۲۲

نمبر ۱۱۸۳۵۔ میں جمال دین ولد مولا بخش صاحب بعمر ۵۴ سالہ ساکن چک $\frac{96}{ج-ب}$ ڈاکخانہ چک $\frac{100}{ج-ب}$ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{49}$-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد پانچ کنال تھی جو ہندوستان میں رہ گئی ہے۔ میرا گذارہ آمدنی اندازاً سالانہ مبلغ -/۱۲۰ روپیہ ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی واپس ملی تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا جمال الدین چک $\frac{96}{ج-ب}$ ضلع لائلپور۔ گواہ شد حکیم روشن دین چک $\frac{96}{ج-ب}$ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۳۲۸۔ میں چوہدری محمد صادق ولد چوہدری شہاب الدین عمر ۵۲ سال ساکن مالوکے ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{49}$ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اراضی تعدادی ۲۵ بیگھہ بلا شراکت غیرے ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد صادق بقلم خود

گواہ شد: چوہدری محمد یوسف بقلم خود سیکرٹری مال۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہاءِ دُعا

— میری چھوٹی بہن عزیزہ سلیم اختر بعارضہ میعادی بخار بیمار .... بہت کمزور ہو گئی ہے بتمام بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں۔ کہ عزیزہ سلیم اختر کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرماویں۔

(امۃ الرحیم صادقہ میر)

— محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کا لختِ جگر ندیم احمد عمر ڈیڑھ سال مورخہ ۱۷ر جولائی کو وفات پا گیا ہے۔ مصباحی بہنوں سے ملتمس ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم بچّے کی غمزدہ "اُمی" کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔

(ایک ممبر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

— میری بڑی بہن اسّتل عرصہ دو ماہ سے بوجہ دل کی کمزوری اور خون کی کمی کی وجہ سے بہت بیمار ہے اکثر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کمزوری بے حد ہو رہی ہے بہنیں دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ اُنہیں کامل صحت دے۔ آمین

نیز۔ بہن مسعودہ کے لئے بھی دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ اُن کی روحانی و جسمانی بیماریاں دور کرے۔ آمین ثم آمین۔

(فضیلت بہاولپور)

بہت سی مجبوریوں اور روکاوٹوں کے باوجود خاکسار نے اپنے آقا المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگی خدمتِ احمدیت کے لئے وقف کی ہے۔ (۱) غیر احمدی ہیں۔ ۴۴

بزمِ مصباح

(۱) میرے سر کے بال اکثر کچھ عرصہ کے بعد آخیر سے چِر جاتے ہیں۔ اور اُن کی دو دو نوکیں نکل آتی ہیں۔ جس سے بال بڑھنے کے علاوہ آخر سے بھاری بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی مصباحی بہن کو اس کا علاج معلوم ہو تو مصباح کے ذریعہ مطلع فرماویں۔

(۲) مجھے چھ انچ بڑے خرگوش کے خاکہ کی ضرورت ہے۔ جس کے ساتھ چند پھول اور پتے بھی ہوں۔ اگر کسی مصباحی بہن کے ہاتھ میں صفائی ہو۔ تو وہ یہ خاکہ تیار کر کے مصباح کے ذریعہ مجھ کو پہنچا دیں۔ (امۃ الرحمن ربوہ)

(۳) میرے سر کے بال بہت گرتے ہیں۔ جس سے سر میں خلا سا رہتا ہے۔ کوئی بہن ایسا آزمودہ نسخہ تحریر کریں کہ جس سے بال گرنے بند ہو جائیں۔

(۴) مردانہ اُونی سویٹر کے لئے عمدہ سی نمونہ کی ضرورت ہے بذریعہ مصباح کوئی بہن مطلع فرمائے۔

(ایس۔ اے۔ راولپنڈی)

(۵) گرم کپڑوں سے داغ دور کرنے کی کوئی بہن ایسی سہل ترکیب بتائیں۔ جو بغیر کسی تگ و دو کے ہر بہن گھر میں استعمال کر سکے۔

انوری بیگم
سرگودھا

۴۴ نیز میری صحت عرصہ چار سال سے خراب چلی آ رہی ہے۔ اس لئے دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے صحتِ کاملہ بخش کر کما حقہٗ خدمت احمدیت بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (رشیدہ خاتون سیکرٹری لجنہ بھاگوپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوائے بے نوا

از مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب وڑائچ راجیکی پشاور شہر

یہ ثبوت بے نیازی تجھے کیوں ہوا گوارا
کہ فلک سے ٹوٹ پھینکا میری زندگی کا تارا

میری بے بسی کے سجدے نہ منا سکے جنوں کو
جو اُٹھا بھی کوئی نالہ تو گرا گیا شرارا

تیرے فیض کی بدولت ہوئے شاد کام لاکھوں
اے بہارِ زندگانی کوئی اِس طرف اشارا

تجھے ناپسند ہے تو میری آرزو بدل دے
ابھی ہے اُسی روش پر میرے آنسوؤں کا دھارا

نہ فلک سے کچھ شکایت نہ گلہ تیری جفا سے
مجھے خواہشوں نے لُوٹا مجھے زندگی نے مارا

نہ ملا کوئی ٹھکانا میری بے قراریوں کو
کہیں رو کے شب گذاری کہیں رو کے دن گذارا

بڑے دکھ بھرے ہیں جاناں میری زندگی کے لمحے
کبھی ہو سکے تو سُننا میری داستاں خدارا

نہ بدل سکی اگرچہ تیری خوئے لن ترانی
میرے آنسوؤں نے پھر بھی تجھے بارہا پکارا

میری نیستی کا عالم تیرے کُن کا منتظر ہے !
میرے مہرباں دکھا دے فیکون کا نظارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المائدہ

چاول کے بسکٹ

آدھ سیر باریک چاول دھو کر سایہ میں خشک کیجئے۔ اور پھر چکی میں باریک پسوا لیجئے۔ اور ایک چھٹانک شکر بھی پیس لیجئے۔ دو چھٹانک عمدہ مکھن لیکر تین انڈے اس میں پھینٹ کر آٹے میں شکر ملا کر گوندھ لیجئے۔ اور خوبصورت بسکٹ تنور میں یا گلن میں دم دے لیجئے۔ اور پھر صبح چائے کے ساتھ ناشتہ میں نوش فرمائیے۔ بے حد لذیذ ہوتے ہیں۔

تلوں کی بڑیاں

چاول باریک ایک سیر، تل تین پاؤ، پہلے چاولوں کو پکا کر خوب گھوٹئے۔ اس کے بعد ان میں بھنے ہوئے سفید تل ڈالئے۔ پھر حسب پسند بھنا ہوا زیرہ، نمک، سرخ مرچ ڈالکر آنچ پر سے اتار لیجئے۔ اور چھوٹی چھوٹی بڑیاں توڑ کر دھوپ میں خشک کر لیجئے۔ اور ان کو گھی میں تل کر نوش فرمائیے۔ والسلام

سراج بی (ربوہ۔ ضلع جھنگ)

مستورات کا اولین فرض ہے
کہ وہ مصباح ماہوار رسالہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں (احمدی)
ادارہ

مدیرہ کی ڈاک

مجھے مکرمی سٹیشن ماسٹر بابو رحمت اللہ صاحب کے ذریعہ سٹیشن ربوہ پر مصباح ۵ بابت ماہ اگست ۵۰ء دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ چند ایک مضامین پڑھے۔ ایسے دلچسپ تھے۔ کہ آخر تک پڑھ کر چھوڑے۔ ان سے بہت سی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ اور بہت خوشی ہوئی۔ میرے خیال میں جماعت کی بہبود کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہوگا۔ اس لئے جہانتک ہو سکے، اس کی خریداری کی طرف توجہ کی جانی بہت ضروری ہے۔

مخدوم محمد ایوب بی۔ اے (علیگ) بھیروی
ضلع شاہ پور۔ از سٹیشن ربوہ

تعزیت

محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ جو ادارہ مصباح کی سرگرم کارکن ہیں۔ کے والد بزرگوار جناب ماسٹر مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ہمیں محترمہ سے اس جانکاہ صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ماسٹر صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما وے۔ آمین

ادارہ مصباح۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از

محترمہ مسعودہ

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

بہاولپور

I - پتوں کا رنگ سبز بجلی

II نیلا

III پیازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیتیں

نمبر ۱۱۸۶۱ :۔ میں عنایت اللہ ولد چودھری مہر دین صاحب عمر ۲۹ سال ساکن کمبوہ ڈاکخانہ جییاں ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۹ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ نقد مبلغ ۱۳۰۰/- روپیہ اور ماہوار آمد تنخواہ مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں نقد روپیہ اور ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

العبد :۔ عنایت اللہ حوالدار اسٹور کیپر کمبائینڈ ملٹری ہسپتال

" :۔ راولپنڈی۔

گواہ شد :۔ چراغ الدین سیکرٹری مال۔

گواہ شد :۔ محمد علی اظہر سیکرٹری تعلیم و تربیت راولپنڈی۔

نمبر ۱۲۶۸۱ :۔ میں محمد ابراہیم ولد حمید صاحب عمر ۵۰ سال ساکن مگھیانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۰-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۴ کنال ۷ مرلہ زمین اور ایک دوکان راہوں ضلع جالندھر قیمتی سوا تین سو روپیہ تھی۔ جو مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد بذریعہ دستکاری ۱۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر مشرقی پنجاب والی جائداد مل گئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گا۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائداد ہوگی۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :۔ محمد ابراہیم مگھیانہ ضلع جھنگ گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل لیبر وصی

گواہ شد :۔ الیاس الدین انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا

نمبر ۱۱۷۵۴ :۔ میں حکیم عبدالرزاق ولد حکیم محمد عبدالجلیل صاحب عمر ۴۰ سال حال شیخوپورہ بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ سترہ مرلہ قیمتی ۵۷۰۰/- روپیہ اور سفید زمین ۲۷ مرلہ قیمتی ۱۹۲۰/- روپے ہے۔ میں اس جائداد کے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ ماہوار آمد ۱۲۵/- روپے ہے۔ میں اپنے حصہ نصف جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ ہمارے وطن بھیرہ میں مندرجہ ذیل جائداد پانچ بھائیوں تین بہنوں اور والدہ میں مشترکہ ہے۔ میرے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ایک مکان واقع بھیرہ قیمتی ۵۰۰۰/- روپیہ اور حویلی قیمتی ۵۰۰/- اور مختلف چاہ پر ۸ بیگھہ چھ کنال قیمتی ۳۲۰۰/- روپیہ ہے۔

العبد :۔ عبدالرزاق منڈی قلعہ شیخوپورہ۔

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ "انسپکٹر وصایا"

گواہ شد :۔ حکیم مرغوب اللہ منڈی قلعہ شیخوپورہ

نمبر ۱۲۲۱۳ :۔ میں چراغ بی بی زوجہ محمد شریف صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامۃ :- چراغ بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد :- محمد شریف خاوند موصیہ

گواہ شد :- محمد شیر احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۰۰۵ :- میں فتح محمد خان ولد ڈاکٹر سلطان علی خان صاحب عمر ۴۲ سال ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۴ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد مع الاؤنس -/۱۵۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان ہوگی

العبد :- فتح محمد خان فضل منزل فرید سٹریٹ ۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد :- فیض محمد سیکرٹری وصایا گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد :- غلام محمد پرویز سیکرٹری تعلیم وتربیت گنج مغلپورہ لاہور

نمبر ۱۰۶۱۰ :- میں عطاء اللہ ولد چوہدری بہاول خان صاحب عمر ۳۵ سال ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میری سالانہ آمدنی پر گزارہ جو بذریعہ زمینداری ہے۔ اندازاً ۳۶ من گندم پختہ ہے۔ کم وبیش بھی ہوتی رہتی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد :- عطاء اللہ۔ گواہ شد :- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد :- چوہدری محمد منیر متعلم خود

نمبر ۱۰۹۷۴ :- میں رشید احمد ولد سید مطلوب احمد صاحب مرحوم عمر ۱۵ سال ساکن کوئٹہ سٹیورٹ روڈ سول بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں، ملازمت سے ریٹائر ہو رہا ہوں۔ پنشن مقرر ہو جانے پر اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن وصیت کے طور پر ادا کرتا رہوں گا*۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد :- ڈاکٹر سید رشید احمد کوئٹہ سٹیورٹ روڈ سول

گواہ شد :- عطاء محمد کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور

گواہ شد :- محمد عیسیٰ جان جنرل مرچنٹس مشن روڈ کوئٹہ

* اس کے علاوہ جو پنشن کمیوٹ ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔

نمبر ۱۱۷۱۴ :- میں حوا بی بی زوجہ مولوی محمد نواز خان صاحب ککشکی عمر ۴۸ سال ساکن سولجر بازار کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ اور مبلغ -/۱۰ روپیہ جیب خرچ آمد ہے۔ میں ان دونوں کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ مندرجہ بالا جائیداد کے میرے دادا مرحوم کا مکان مشترکہ ہے اگر مجھے اس کا حصہ مل گیا۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ ادا کروں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ :- حوا بی بی

گواہ شد :- محمد نواز خان ککشکی خاوند موصیہ

گواہ شد :- حسن خان برادر موصیہ۔

نمبر ۱۲۰۳۹ :- میں طالب علی ولد چوہدری عنایت علی صاحب عمر ۲۴ سال ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر (سندھ) بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار واقف زندگی ہے۔ اور ماہوار الاؤنس -/۹۱ روپیہ دو من غلہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ طالب علی کلرک دفتر انچارج بیعت۔

گواہ شد:۔ ماسٹر فضل الدین محمد آباد اسٹیٹ

گواہ شد:۔ محمد صدیق واقف زندگی کشیر محمد آباد اسٹیٹ

نمبر ۱۲۷۹۸ :۔ میں منھو ولد گل محمد صاحب عمر ۵۰ سال بلڑکے ڈاک خانہ ہوئیکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد نقد مبلغ -/۳۷ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ منھو بقلم خود سکنہ بلڑکے ضلع شیخوپورہ — گواہ شد قائم دین ولد ... (illegible)

گواہ شد:۔ بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بلڑکے ڈاکخانہ ہوئیکے ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۰۰ :۔ میں سید محمود احمد ناصر ولد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب عمر ۲۰ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار -/۱۰ روپیہ جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ سید محمود احمد ناصر

گواہ شد:۔ سید داؤد احمد ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الباری ناظر بیت المال ربوہ

نمبر ۷۷۸۵ :۔ میں ابراہیم ولد چوہدری چراغ الدین صاحب نمبردار عمر تیس سال ساکن چک نمبر ۲۷۶ گھوگھو دال ڈاکخانہ کرتارپور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۹-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ صرف دو بیل قیمتی -/۵۰۰ روپیہ ہیں۔ میں والد صاحب کی زمین کاشت کرتا ہوں۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد میری زندگی میں پیدا ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ محمد ابراہیم گواہ شد محمد اسماعیل

گواہ شد:۔ سید محمد طفیل شاہ بقلم خود

نمبر ۱۲۳۷۷ :۔ میں محمد انور علی ولد مجز علی صاحب عمر ۲۳ سال ساکن بھاتی بلاکی ڈاک خانہ حسین دی ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۳۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ Md Anwar c/o Manshi Abdul Khaleque Daarog pucer Load P.O Hot ay amy anj Distt. Daca East PAKistan.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد :۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال مشرقی پاکستان

گواہ شد :۔ احسان اللہ

نمبر ۱۱۰۶۱ ۔ میں خورشید بیگم زوجہ بنیامین صاحب عمر ۲۳ سال ساکن عہدی پور ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کانٹے طلائی دو تولے قیمتی -/۲۰۰ روپے کلپ طلائی وزنی ۸ ماشہ۔ پن طلائی وزنی ۸ ماشہ۔ مندری طلائی وزنی ۸ ماشہ قیمتی -/۲۰۰ روپے کپڑے طلائی وزنی ۱۲ تولے قیمتی -/۱۲۰۰ روپے کل جائداد قیمتی -/۱۶۰۰ روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔

الامتہ :۔ خورشید بیگم بقلم خود

گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد :۔ بنیامین برق خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ محمد حسین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ عہدی پور ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۱۰۶۴ ۔ میں عبد اللہ ولد اللہ دتہ صاحب عمر ۵۵ سال ساکن عہدی پور ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد بکریاں آٹھ کس قیمتی -/۳۰۰ روپیہ سالانہ آمد فی غیر معین مبلغ -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ جائداد اور سالانہ آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا عبد اللہ ولد اللہ دتہ

گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد :۔ میاں محمد حسین سیکرٹری مال انجمن احمدیہ عہدی پور ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۱۰۶۷ ۔ میں مہر بی بی زوجہ میاں محمد حسین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن عہدی پور ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیاں طلائی تین تولے کڑے طلائی بارہ تولے۔ چھنک طلائی ایک تولہ کل زیورات قیمتی -/۱۶۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامتہ :۔ نشان انگوٹھا مہر بی بی زوجہ میاں محمد حسین صاحب

گواہ شد :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد :۔ محمد ابراہیم پسر موصیہ

نمبر ۱۱۶۵۸ ۔ میں زینب بی بی زوجہ چودھری عبد الواحد صاحب عمر ۲۰ سال ساکن کوٹ الہ دین ڈاک خانہ و ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد مہر مبلغ -/۲۲۱ روپے بذمہ خاوند اور زیور طلائی ۳/۴ تولہ قیمتی -/۸۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ کل جائداد -/۱۱۲ روپے ہے۔ میرے مرنے کے وقت جو بھی متروکہ ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ :۔ زینب بی بی ۔ گواہ شد عبد الواحد دیہاتی مبلغ حلقہ کبیر والہ ضلع ملتان خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ نذیر احمد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعاونوا علی البر والتقوی

جن بہنوں اور بھائیوں نے مصباح کے خریدار بنانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کیساتھ شائع کیے جاتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ تمام احمدی بہنیں اور بھائی اشاعت مصباح کی توسیع میں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیںگے۔ ادارہ

۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب ڈگری سندھ ۵ خریدار

۲۔ محترمہ فاطمہ صاحبہ قلعہ صوبہ سنگھ ۴ خریدار

۳۔ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ پشاور ۵ "

۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ خان بہادر ابوالہاشم صاحب مرحوم ۴ "

۵۔ محترمہ صادقہ میر صاحبہ گوجرانوالہ ۲ "

۶۔ چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا ۴ "

۷۔ محترمہ بیگم بشیر صدر لجنہ اماء اللہ کراچی بنگلہ ۶ ملحق لائینز بندر روڈ ایکسٹنشن ۱۰ "

۸۔ محترمہ مطلوبہ خاتون شاکرہ صاحبہ۔ تاندلیانوالہ ۳ "

نیز محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ چک نمبر ۳۴ جنوبی نے اپنے پاس ہونے کی خوشی میں اعانت مصباح کے لئے ۵/ روپیہ ارسال کئے ہیں۔

فجزاہا اللہ خیر الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ عطر

امپریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ بہترین ولایتی عطر شامی ۔ اپوپون
مونا ۔ نشاط ۔ روز ۔ جانکو آئیل ۔ میری پال ۔ فنکورا ۔ جونو ۔

فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ہماری اپنی مصنوعات اعلیٰ قسم کے دیسی عطر ۔ چنبیلی ۔ گلاب ۔ شام شیراز
حنا ۔ مشک ۔ عنبر ۔ گل شبو ۔ گل سوسن ۔ نرگس ۔ شہلا ۔ اعرابی ۔ نیلوفر
بنفشہ ۔ موتیا ۔ خس ۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ
چنبیلی ۔ گلاب ۔ گل شبو ۔ خس بیس روپے فی تولہ تک علاوہ محصولڈاک

مقامی ایجنٹ درکار ہیں

ایسٹرن فیکٹری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

ت ہوگا۔ تو اس کے ۱/۲ حصہ
ی
جلد :۔ نشان انگوٹھا عبدالمجید
شدہ :۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا